عقیدہ ختمِ نبوّت ﷺ
اور
اُس کے محافظینؒ

اس کتاب میں

- عقیدہ ختم نبوّت ـــــ قرآنِ مجید کی روشنی میں
- عقیدہ ختم نبوّت ـــــ احادیث کی روشنی میں
- نبوّت ختم تو پھر حضرت عیسٰی علیہ السلام کیوں آئیں گے؟
- مسیح موعود اور مسیح کذاب ـــــ تقابلی جائزہ
- مرزا غلام احمد قادیانی کا تعارف
- جھوٹے نبوّت کے دعویدار اور اُن کا انجام
- قادیانی فتنہ کے خلاف عُلمائے اہلسنّت کا کردار

از قلم مولانا محمد شہزاد قادری ترابی

زاویہ پبلشرز
زاویہ پبلشرز
دربار مارکیٹ، لاہور

عقیدہ ختمِ نبوّت ﷺ

اور اُس کے محافظین

اِس کتاب میں

- عقیدۂ ختمِ نبوّت ـــــــ قرآن مجید کی روشنی میں
- عقیدۂ ختمِ نبوّت ـــــــ احادیث کی روشنی میں
- نبوّت ختم تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیوں آئیں گے؟
- مسیحِ موعود اور مسیحِ کذاب ـــــــ تقابلی جائزہ
- مرزا غلام احمد قادیانی کا تعارف
- جھوٹے نبوّت کے دعویدار اور اُن کا انجام
- قادیانی فتنہ کے خلاف علمائے اہلسنّت کا کردار

از قلم: مولانا محمد شہزاد قادری ترابی

زاویہ پبلشرز
8-C داتا دربار مارکیٹ - لاہور
voice: 042-37300642 - 042-37112954
Email:zaviapublishers@gmail.com
Website: www.zaviapublishers.com

2019ء

بار اول 1000

ہدیہ ....

ناشر .... نجابت علی تارڑ

{لیگل ایڈوائزرز}

محمد کامران حسن بھٹہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-8800339

{ملنے کے پتے}

زاویہ پبلشرز
ظہور ہوٹل، دکان نمبر 2
دربار مارکیٹ - لاہور
voice: 042-37300642 - 042-37112954
Email: zaviapublishers@gmail.com
Website: www.zaviapublishers.com

مکتبہ باب العلم اردو بازار لاہور	0300-4150021
ضیاء القرآن پبلی کیشنز 14 انفال سنٹر اردو بازار کراچی	021-32212011
صبح نور پبلی کیشنز، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور	0321-4771504
مکتبہ غوثیہ ہول سیل، پرانی سبزی منڈی، کراچی	021-34926110
مکتبہ برکات المدینہ، کراچی	021-34219324
مکتبہ گلزار مدینہ چھوٹی گٹی حیدرآباد	0316-3663938

فہرست

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یہ بات ساری دنیا جانتی ہے کہ جب انگریزی استعمار اپنے تمام تر مظالم اور جبر کے باوجود ہندوستانی مسلمانوں کو زیر نہ کر سکا تو 1869ء کے اوائل میں برٹش گورنمنٹ نے ممبران برٹش پارلیمنٹ، برطانوی اخبارات کے ایڈیٹر اور چرچ آف انگلینڈ کے نمائندوں پر مشتمل ایک وفد سر ولیم کی قیادت میں ہندوستان بھیجا تاکہ ہندوستانی مسلمانوں کو تباہ کرنے کا کوئی طریقہ دریافت کیا جا سکے۔ برطانوی وفد ایک سال تک برصغیر میں رہ کر مختلف زاویوں سے تحقیقات کرتا رہا۔ 1870ء میں وائٹ ہال لندن میں اس وفد کا اجلاس ہوا جس میں مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد نکالنے کا پروگرام بنایا گیا۔

بالآخر مسلمانوں کے عقائد و نظریات کو خراب کرنے، دلوں سے عشق مصطفیٰ ﷺ اور جذبہ جہاد نکالنے کے لئے قادیان ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب ہند سے ایک شخص کا انتخاب کیا گیا جس کا نام مرزا غلام احمد قادیانی

ہے، اس نے اپنی کتاب دُرِّ ثمین میں واضح الفاظ میں لکھا:

چھوڑ دو دوستو جہاد کا خیال
حرام ہے دین میں اب جنگ وقتال

میرے آقا ﷺ نے اس کی پیش گوئی اپنے مبارک دور میں ہی فرمادی تھی چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے۔

حدیث شریف = نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جہاد ہمیشہ میٹھا اور سرسبز رہے گا۔ جب تک آسمان بارش برساتا رہے گا اور زمین سبزے اگاتی رہے گی۔ عنقریب ایک فرقہ مشرق کی طرف سے نکلے گا جو کہے گا کہ نہ جہاد ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خیمہ لگانا ہے، وہ لوگ آگ کا ایندھن ہوں گے (اور سن لو) اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن دشمن کے مقابلہ میں خیمہ لگانا ہزار غلام آزاد کرنے اور تمام اہلیان روئے زمین کے (برابر) صدقہ دینے سے بہتر ہے۔ (کنز العمال شریف)

☆ مرزا انگریزی استعمار کی ضرورت اور پیداوار:

مرزا قادیانی برطانوی مفادات کے تحفظ کے لئے موزوں ترین شخص کیوں تھا؟ اس لئے کہ اس کا خاندان شروع ہی سے برطانوی سامراج کی خدمت اور کاسہ لیسی میں مشہور تھا۔ اس کا اعتراف خود مرزا قادیانی نے اپنی

متعدد تحریروں میں کیا ہے۔ بطور نمونہ چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔

☆ گورنمنٹ کا پکا خیر خواہ خاندان:

(مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ) میں ایک ایسے خاندان سے ہوں کہ جو اس گورنمنٹ کا پکا خیر خواہ ہے۔ میرا والد مرزا غلام مرتضیٰ گورنمنٹ کی نظر میں ایک وفادار اور خیر خواہ آدمی تھا، جن کو دربار گورنری میں کرسی ملی تھی اور جن کا ذکر مسٹر گریفن صاحب کی تاریخ رئیسان پنجاب میں ہے اور 1857ء میں انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکار انگریز کو مدد دی تھی۔ یعنی پچاس سوار اور گھوڑے عین زمانہ جنگ کے وقت سرکار انگریز کی امداد میں دیئے تھے۔ ان خدمات کی وجہ سے چٹھیات خوشنودی حکام ان کو ملی تھیں۔ مجھے افسوس ہے کہ بہت سی ان میں سے گم ہوگئیں مگر تین چٹھیاں جو مدت سے چھپ چکی ہیں، ان کی نقلیں حاشیہ میں درج کی گئی ہیں پھر میرے والد صاحب کی وفات کے بعد میرا بڑا بھائی مرزا غلام قادر خدمات سرکاری میں مصروف رہا اور جب تموں کے گذر پر مفسدوں کا سرکار انگریز کی فوج سے مقابلہ ہوا تو وہ سرکار انگریز کی طرف سے لڑائی میں شریک تھا۔

(کتاب البریہ، ص 5,4,3، مندرجہ روحانی خزائن جلد 13، مصنفہ مرزا غلام قادیانی)

☆سلطنت انگریز کی تائید وحمایت میں پچاس الماریاں:

میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریز کی تائید وحمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریز کی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکھٹی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔

(تریاق القلوب، ص 27، 28، مندرجہ ذیل روحانی خزائن جلد 15، ص156,155از: مرزا قادیانی)

☆گورنمنٹ کی بدخوائی کرنا حرامی اور بدکار کا کام ہے:

بعض احمق اور نادان سوال کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں۔ سو یاد رہے کہ یہ سوال ان کا نہایت حماقت کا ہے کیونکہ جس کے احسانات کا شکر کرنا عین فرض اور واجب ہے، اس سے جہاد کیسا۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔ (اشتہارات القرآن، ص 84، روحانی خزائن جلد 6، ص 380، از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کی کتابوں کی روشنی میں یہ بات بالکل واضح ہوگئی کہ مرزا قادیانی برٹش حکومت کا خود کاشتہ پودا تھا، انگریز نے اپنے باطل وناپاک

عزائم کو پورا کرنے کے لئے قادیانی تحریک کو پروان چڑھایا اور ہر طرح سے مثلاً سرکاری طور پر مالی طور پر قادیانی تحریک کو بھرپور سپورٹ کیا اور یہ سلسلہ کبھی رکا نہیں۔ آج بھی جماعت احمدیہ کا مرکز برطانیہ میں ہے۔ جماعت احمدیہ کا مرکزی امیر بھی برطانیہ میں رہتا ہے جسے ہر طرح سے پروٹوکول دیا جاتا ہے۔ انہیں امریکہ، برطانیہ، کینیڈا اور فرانس کا ویزہ بھی جلد ملتا ہے جبکہ کسی اور کو اتنا جلدی ویزہ نہیں ملتا۔

اب آپ کی خدمت میں عقیدۂ ختم نبوت قرآن وحدیث کی روشنی میں پیش کرتے ہیں، جنہیں پڑھ کر آپ کا ایمان پختہ اور تازہ ہوگا۔

☆عقیدۂ ختم نبوت قرآن مجید کی روشنی میں:

عقیدۂ ختم نبوت قرآن مجید سے ثابت ہے۔ سورۂ احزاب آیت نمبر 23 میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

القرآن= مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا ۝

ترجمہ= محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ تعالیٰ سب چیزوں کا جاننے والا ہے۔ (سورۂ احزاب آیت 23)

قادیانی اعتراض کرتے ہیں کہ اس آیت میں لفظ خاتَم آیا لیکن تم ترجمہ لفظ خاتِم کا کیوں کرتے ہو؟

علامہ عبداللہ نسفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ تفسیر مدارک تیسری جلد ص 306 پر ہے۔ خاتم زبر کے ساتھ حضرت عاصم کی قرأت خاتم زیر کے ساتھ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت ہے۔ معنی دونوں کے ایک ہیں یعنی رسول اللہ ﷺ پر نبوت کا ختم ہونا ثابت ہوتا ہے۔

تاریخ انبیاء شاہد ہے جب کوئی نیا دین آیا۔ اسے کوئی نیا نبی لے کر آیا۔ اب تکمیل دین کی وجہ سے کوئی نیا دین نہیں آتا تو نیا نبی بھی نہیں آئے گا۔ اس لئے تکمیل نبوت کے ساتھ تکمیل دین بھی ہوگئی۔ لہذا نبوت و رسالت آقا پر ختم، دین حضور ﷺ پر مکمل، شریعت حضور ﷺ پر مکمل، سلسلہ وحی حضور ﷺ پر ختم، آسمانی کتاب حضور ﷺ پر ختم اور آپ خاتم النبیین۔

ختم نبوت کے متعلق احادیث

1 = حدیث شریف: نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔ میری اور دوسرے انبیاء کی مثال اس عمارت کی سی ہے جو نہایت خوبصورت اور دیدہ زیب ہو لیکن اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی ہو۔ لوگ اس کے اردگرد گھومتے

ہوں اور عمارت کی خوبصورتی اور حسن پر خوش ہوتے ہوں لیکن ایک اینٹ کی جگہ خالی دیکھ کر حیرت زدہ ہوں تو میں اس اینٹ کی جگہ پوری کرنے والا ہوں اور اس عمارت (نبوت کی عمارت) کو مکمل کرنے والا ہوں اور میں ہی آخری نبی ہوں۔ (بخاری شریف)

2= حدیث شریف: سرور کائنات ﷺ نے فرمایا میرے بہت سے نام ہیں۔ میں محمد ہوں، احمد ہوں، ماحی ہوں یعنی مجھ سے خدا تعالیٰ کفر کو مٹاتا ہے۔ میں حاشر ہوں یعنی قیامت کے دن لوگ میرے قدموں میں جمع کئے جائیں گے۔ میں عاقب ہوں اور عاقب وہ نبی جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ (بخاری و مسلم)

3= حدیث شریف: نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔ بنی اسرائیل کی سیاست خود ان کے انبیاء فرمایا کرتے تھے۔ جب کسی نبی کا وصال ہو جاتا تو دوسرا نبی اس کا خلیفہ ہوتا لیکن میرے بعد نبی نہیں البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے۔ (بخاری شریف)

☆ نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔ دوسرے انبیاء پر مجھے چھ چیزوں پر فضیلت دی گئی۔ مجھے جوامع الکلم دیا گیا۔ لوگوں کے دلوں میں رعب ڈال کر میری مدد کی گئی۔ مال غنیمت میرے لئے حلال کیا گیا۔ ساری زمین میرے لئے مسجد اور پاک بنائی گئی۔ جمیع مخلوقات کے لئے مبعوث کیا گیا۔

انبیاء کا سلسلہ مجھ پر ختم کیا گیا۔ (مسلم شریف)

5= حدیث شریف: نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔ بے شک رسالت اور نبوت ختم ہو چکی تو میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا نہ نبی۔ (جامع الصغیر، جلد اول، ص 67)

6= حدیث شریف: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کونین ﷺ نے فرمایا اور یہ کہ میری اُمت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے جن میں ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (ابوداوٗد کتاب الفتن والملاحم حدیث 4252)

☆ امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کا فتویٰ:

امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے زمانے میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور کہا "مجھے موقع دو کہ میں اپنی نبوت کی علامات پیش کروں" اس پر امام اعظم نے فرمایا کہ جو شخص اس سے نبوت کی کوئی علامت طلب کرے وہ بھی کافر ہو جائے گا کیونکہ نبی پاک ﷺ فرما چکے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (مناقب امام اعظم، لابن احمد المالکی، جلد 1، ص 161)

نبوت ختم تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیوں آئیں گے؟

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جسم سمیت آسمان پر اٹھایا جانا اور قیامت کی نشانی کے طور پر آسمان سے دوبارہ نازل ہونا قطعی دلائل سے

ثابت ہے۔ تفسیر مدارک، خازن، بیضاوی، احمدیہ اور مظہری میں اس مسئلہ کو تفصیل سے بیان کر دیا گیا ہے۔

تفسیر مدارک میں ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی بنایا نہیں جائے گا جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان میں سے ہیں جو آپ سے پہلے نبی بنا دیئے گئے۔

تفسیر بیضاوی میں ہے کہ نزول عیسیٰ ختم نبوت کے منافی نہیں اس لئے کہ وہ نازل ہوں گے تو شریعت محمدی پر عمل کریں گے۔ اس کے علاوہ آخری نبی ہونے سے مراد یہ ہے کہ سرکار ﷺ سب سے آخر میں نبی بنائے گئے۔ ہاں البتہ جس طرح مرزا غلام قادیانی کسی ایک نئی شخصیت نے کھڑے ہو کر نبوت اور مسیحیت کا دعویٰ کر دیا ہے۔ یہ ضرور ختم نبوت کے تمام اعلانات کے منافی ہے۔

حضرت عیسیٰ کا زندہ آسمان پر اٹھایا جانا

قرآن سے ثابت

وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۙ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا

اور بے شک انہوں نے اس کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ کوئی کتابی ایسا نہیں جو اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوگا۔ (سورۂ نساء آیت 159/158/157)

قادیانی اعتراض = آیت میں لفظ آسمان نہیں۔

جواب: اللہ نے اسے اپنی طرف اُٹھالیا سے مراد آسمان پر اٹھانا ہی ہے۔ ویسے اللہ ہر جگہ شاہد و موجود ہے لیکن اس کی سلطنت کا ظہور کامل آسمانوں میں ہونے کی وجہ سے اللہ خود کا آسمانوں میں ہونا بیان فرماتا ہے۔ (تفسیر جامع البیان، ص 52)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو موت نہیں آئی

تفسیر ابن جریر، درمنثور، ابن کثیر میں ہے: سرکار ﷺ نے فرمایا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو موت نہیں آئی بلکہ وہ قیامت سے پہلے پہلے تمہاری طرف واپس آنے والے ہیں۔

امام ابن ابی شیبہ، ابن کثیر، ابن جریر نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب اللہ نے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر

اٹھانے کا ارادہ فرمایا تو عیسیٰ علیہ السلام اپنے گھر کے چشمے پر نہا کر گھر سے نکلے۔ آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ باہر بارہ حواری موجود تھے۔ آپ۔ نے فرمایا کہ تم میں سے کون چاہتا ہے کہ میری جگہ قتل کیا جائے اور درجہ میں ساتھ رہے؟ اس پر ایک نوجوان کھڑا ہو گیا اور خود کو اس کام کے لئے پیش کر دیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا بیٹھ جاؤ اور پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دوبارہ وہی فرمایا۔ پھر وہی نوجوان کھڑا ہو گیا اور عرض کیا کہ میں حاضر ہوں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا پھر تو وہی شخص ہے۔

اس کے فوراً بعد اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صورت ڈال دی گئی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے مکان کے روشن دان سے آسمان پر اٹھا لئے گئے۔ یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی گرفتاری کے لئے گھر میں داخل ہوئے اور اس حواری کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سمجھ کر گرفتار کر لیا اور قتل کر کے صلیب پر لٹکا دیا۔

☆ کنز العمال اور مجمع الزوائد میں حدیث پاک ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: میرا بھائی ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا۔

☆ مسلم، ترمذی، ابن ماجہ میں حدیث شریف ہے کہ اللہ تعالیٰ ابن

مریم کو بھیجے گا، وہ دمشق کے مشرقی سفید منار کے پاس نازل ہوں گے۔ انہوں نے دو زرد چادریں اوڑھی ہوں گی۔ دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوں گے۔ جب اپنے سر کو جھکائیں گے تو اس میں سے قطرے ٹپکیں گے اور جب سر اٹھائیں گے تو جواہرات جیسے موتی گریں گے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا تعارف

☆ 1840ء میں قادیان ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب انڈیا میں پیدا ہوا۔

☆ 1864ء میں ضلع کچہری روڈ سیالکوٹ میں بحیثیت محرر (منشی/ کلرک) ملازمت اختیار کی۔

☆ 1868ء میں مختاری کے امتحان میں فیل ہوا اور اس کے ساتھ ہی ملازمت چھوڑ دی۔

☆ اب اس نے مذہب کا تقابلی مطالعہ شروع کیا نیز عیسائیوں اور آریوں سے مباحثے اور مناظرے شروع کئے۔ اس طرح سے مولوی، مبلغ و مناظر کہلایا اور یوں شہرت حاصل کی۔

☆ اسی دوران میں ولی، ملہم، صاحب وحی، محدث، کلیم، صاحب کرامت، امام الزماں، مصلح اُمت، مہدی دوراں، مسیح زماں اور مثیل مسیح

ابن مریم ہونے کے دعوے کئے۔

☆ 1885ء کے آغاز میں مرزا نے ایک اشتہار کے ذریعہ کھلم کھلا اعلان کردیا کہ وہ اللہ کی طرف سے مجدد مقرر کردیا گیا ہے۔ تمام اہل اسلام پر اس کی اطاعت ضروری ہے۔

☆ 1888ء میں باقاعدہ بیعت لینے کا سلسلہ شروع کرکے مرید سازی کی گئی۔

☆ 1890ء میں پوری اُمّت کے متفقہ عقیدہ ''حیات مسیح'' کا کھلا انکار کیا اور ''وفات مسیح'' کے موضوع پر ایک مستقل کتاب ''فتح الاسلام'' تصنیف کرڈالی۔

☆ 1891ء کے آغاز میں ''مہدی موعود اور مسیح موعود'' ہونے کا اشتہار شائع کیا۔

☆ 1901ء میں مرزا نے کھلم کھلا نبی اور رسول ہونے کا اعلان کردیا۔

☆ 1901ء میں فرقہ احمدیہ کی بنیاد رکھی۔

مسیح موعود اور مسیح کذاب تقابلی جائزہ

مرزا قادیانی کے تمام دعوؤں کا دارومدار اس بات پر ہے کہ وہ اس امر کا دعویدار ہے کہ احادیث میں جس عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے آخر زمانے میں نزول کا ذکر ہے۔ وہ مسیح موعود میں ہی ہوں اور گزشتہ اسرائیلی مسیح وفات پا چکے ہیں۔

اب احادیث کی روشنی میں تقابل پیش کرتے ہیں کہ جو نشانیاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے بیان کی گئی ہیں، کیا وہ مرزا میں موجود تھیں؟

1۔ حدیث شریف میں ہے۔ مسیح موعود ابن مریم ہوگا یعنی ان کا نام عیسیٰ ہے اور ان کی والدہ کا نام مریم ہے۔

1۔ جبکہ حاشیہ کتاب البریہ ص 134 پر مرزا نے خود لکھا کہ میرا نام غلام احمد اور میرے باپ کا نام غلام مرتضیٰ اور دادا کا نام عطاء محمد ہے۔ مرزا کی والدہ کا نام مریم نہیں بلکہ چراغ بی بی تھا۔ اس سے پتہ چلا کہ پہلی نشانی میں ہی ناکام ہوگیا۔ نام اور والدہ کے نام میں فرق ہے۔

2۔ کنزالعمال شریف کی حدیث 3015 میں ہے: حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔

2۔ جبکہ مرزا آسمان سے نازل نہیں بلکہ مشرقی پنجاب میں پیدا ہوا اور

وہیں مرا۔ اس نے اپنی زندگی میں کبھی دمشق دیکھا ہی نہیں۔ دوسری نشانی میں بھی ناکام ہوگیا۔

3۔ مسلم، ابوداؤد اور ترمذی کی حدیث میں ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام دمشق (شام) کے مشرقی جانب آسمان سے منارہ بیضا پر اتریں گے اور نزول کے وقت دو زرد چادروں میں ملبوس ہوں گے اور فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے۔

3۔ مرزا نے دو زرد چادروں کی تاویل بیماریوں سے کی۔ چنانچہ ضمیمہ براہین احمدیہ جلد 5، ص 201 پر لکھا ہے کہ میں نے بھی جب مسیح موعود کا دعویٰ کیا تو مرض بول اور دردِ سر میں مبتلا تھا۔ میں پیشاب کا ایسا مریض ہوں کہ بعض اوقات ایک دن میں سو دفعہ پیشاب کرتا ہوں اور دوران دردِ سر کی شدت کی وجہ سے کبھی کبھی زمین پر گر جاتا ہوں۔

حضرت عیسٰی علیہ السلام ساری زندگی لوگوں کا علاج کرتے رہے مگر یہ کذاب اپنا علاج بھی نہ کرسکا۔ لہٰذا تیسری نشانی میں بھی ناکام ہوگیا۔

4۔ رسول پاک ﷺ نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کی اہم ترین علامات میں سے ایک علامت یہ بتائی کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام نزول کے وقت حاکم عادل ہوں گے، کسی کے محکوم نہیں ہوں گے۔

4۔لیکن مرزا صرف محکوم بلکہ ذلیل، خائن اور خائف تھا۔اپنی کتاب، کتاب البریہ ص 3 تا 5 پر لکھتا ہے کہ میں ایک ایسے خاندان سے ہوں کہ جو حکومت برطانیہ کا پکا خیر خواہ ہے۔میرا والد مرزا غلام مرتضیٰ گورنمنٹ کی نظر میں ایک وفادار اور خیر خواہ آدمی تھا، جن کو دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی اور جن کا ذکر مسٹر گریفن کی تاریخ رئیسان پنجاب میں ہے اور 1857ء میں انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکار انگریز کی مدد کی تھی۔

پھر میرے والد کی وفات کے بعد میرا بڑا بھائی مرزا غلام قادر خدمات سرکاری میں مصروف رہا اور جب تموں کے محاذ پر مفسدوں کا انگریز سرکار کی فوج سے مقابلہ ہوا تو وہ انگریز سرکار کی طرف سے لڑائی میں شریک تھا۔

☆ مرزا غلام قادیانی تریاق القلوب ص 28/27 پر لکھتا ہے کہ میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریز کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریز سرکار کی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہارات شائع کئے کہ اگر وہ اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔

☆ مرزا اپنی کتاب اشتہارات القرآن ص 84 پر لکھتا ہے کہ بعض احمق اور نادان سوال کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا

نہیں؟ سو یاد رہے کہ یہ سوال ان کا نہایت حماقت کا ہے کیونکہ جس کے احسانات کا شکر کرنا عین فرض اور واجب ہے۔ اس سے جہاد کیسا؟ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔

☆ مرزا اپنی کتاب مجموعہ اشتہارات جلد 3 ص 584 پر لکھتا ہے کہ سو یہی انگریز ہیں جن کو لوگ کافر کہتے ہیں جو تمہیں ان خونخوار دشمنوں سے بچاتے ہیں اور ان کی تلوار کے خوف سے تم قتل کئے جانے سے بچے ہوئے ہو۔ ذرا کسی اور سلطنت کے زیر سایہ رہ کر دیکھ لو۔ کہ تم سے کیا سلوک کیا جاتا ہے۔ سو انگریز سرکار تمہارے لئے ایک رحمت ہے۔ تمہارے لئے ایک برکت ہے اور خدا کی طرف سے تمہاری وہ سپر ہے۔ پس تم دل و جان سے سپر کی قدر کرو۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام حاکم عادل ہوں گے اور یہ پکا انگریزوں کا وفادار رہا۔ معلوم ہوا کہ چوتھی نشانی میں بھی ناکام ہوا۔

5۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول کے بعد حج کریں گے۔

5۔ جبکہ مرزا قادیانی نے نہ حج کیا اور نہ عمرہ کیا یہاں تک کہ اسے بلاد مقدسہ کی زیارت نہ ہوئی۔ پانچویں نشانی میں بھی ناکام ہو گیا۔

6۔حدیث شریف میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر چالیس سال رہیں گے پھر ان کا وصال ہوگا۔

6۔جبکہ مرزا 1839ء یا 1840ء میں پیدا ہوا اور 1908ء میں مرا۔ اس بناء پر اس کی عمر 68 یا 69 سال ہوئی لیکن اس نے تاویل کی کہ حدیث میں عمر سے مقصود عمر بعثت ہے۔

جبکہ سیرت المہدی جلد اول ص 31 پر مرزا بشیر احمد لکھتا ہے کہ مرزا نے دعویٰ مسیحیت 1891ء میں کیا۔اس بناء پر بھی مرزا کو دعویٰ مسیحیت پر سترہ سال سے زیادہ عرصہ نہیں گزرا اور دعویٰ کے بعد چالیس سال زندہ نہیں رہا۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ یہاں بھی جھوٹا ثابت ہوا۔

7۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام روضہ رسول میں دفن کئے جائیں گے جس کا اقرار خود مرزا قادیانی نے اپنی کتاب کشتیٔ نوح ص 85 پر کیا۔

7۔جبکہ مرزا کا روضہ رسول میں دفن ہونا تو درکنار اس کو تو کبھی روضہ رسول کی زیارت بھی نصیب نہیں ہوئی۔ وہ لاہور میں مرا اور اس کی نعش قادیان منتقل کی گئی اور وہیں دفن کیا گیا۔

معلوم ہوا کہ مرزا غلام قادیانی کا دعویٰ مسیح موعود من گھڑت ہے جو نشانیاں احادیث میں حضور علیہ السلام نے مسیح موعود کی بیان فرمائی ہیں۔ان میں سے ایک بھی نشانی مرزا غلام قادیانی میں نہیں پائی جاتی۔

مرزا قادیانی کی لکھی ہوئی کتاب ''حقیقۃ الوحی'' سے کفریہ اور اسلام مخالف باتیں

☆مرزا کی انبیاء کرام پر برتری:

1۔ (مرزا کو جو فیض ملا اس سے متعلق لکھتا ہے) اس کثرت فیضان کی کسی نبی میں نظیر نہیں مل سکتی (ص 28)

☆حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی:

2۔ ابو ہریرہ ایسے الٹا معنی کرتا تھا جس سے سننے والے کو ہنسی آتی تھی (ص 34)

☆مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ:

3۔ (اپنے بارے میں لکھتا ہے) اس خدا کی تعریف جس نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا۔ (ص 72)

☆زمین و آسمان جیسے خدا کے ساتھ ویسے مرزا کے ساتھ:

4۔ (مرزا قادیانی اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر کے لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے کہا) آسمان اور زمین تیرے ساتھ ہیں جیسے کہ وہ میرے

ساتھ ہیں (ص75)

☆قرآن کو اپنے منہ کی باتیں لکھا:

5۔قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔

(ص84)

☆اپنے آپ کو خدا کا بیٹا کہا:

6۔(مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا) تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے۔(ص86)

☆مرزا کی خدا تعریف کرتا ہے اور درود بھیجتا ہے:

7۔(مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا) تم پاک ہو، ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں (ص94)

☆خدا کے لئے باپ کا عقیدہ:

8۔(مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ خدا نے مجھ سے کہا) ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا، گویا آسمان سے خدا اترے گا۔(ص95)

☆اپنے آپ کو ''کن فیکون'' کا مالک کہا:

9۔(مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا) تو جس

بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔ (ص 105)

☆ جو کام میں کرسکتا ہوں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی نہ کرسکتے:

10۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کرسکتا ہوں، وہ ہرگز نہ کرسکتا۔ (ص 148)

☆ مرزا قادیانی پر انگریزی میں وحی آتی تھی:

11۔ (مرزا قادیانی لکھتا ہے) میں انگریزی سے بالکل بے بہرہ ہوں تاہم خدا تعالیٰ نے بعض پیشگوئیوں کو بطور محبت انگریزی میں میرے پر ظاہر فرمایا ہے۔ (ص 303)

☆ مرزا قادیانی کے پاس ٹیچی ٹیچی نامی فرشتہ آتا تھا:

12۔ میرے پاس جو فرشتہ وحی لے کر آتا تھا، اس کا نام "ٹیچی ٹیچی" تھا۔ (ص 332)

☆ مرزا قادیانی کو جو نہ مانے، وہ کافر اور مردود ہے:

13۔ جو مجھے نہیں پہچانتا، وہ کافر اور مردود اس کے اعمال حسنہ نامقبول اور وہ دنیا میں معذب اور آخرت میں ملعون ہوگا۔ (ص 376)

☆ نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا:

14۔(مرزا قادیانی لکھتا ہے) وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس اُمت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں، پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔(ص 391)

☆حضور علیہ ﷺ کو تیس ہزار معجزات مگر مرزا کو تین لاکھ معجزات دیئے گئے:

15۔(مرزا قادیانی لکھتا ہے) اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اس نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔(ص 68)

☆مرزا کہتا ہے کہ میں آدم ہوں، میں نوح، میں ابراہیم ہوں:

16۔میرے لئے ابن مریم ہونا پہلا زینہ ہے۔مگر میں خدا کے دفتر میں صرف عیسٰی ابن مریم کے نام سے موسوم نہیں بلکہ اور بھی میرے نام ہیں جو آج سے چھبیس برس پہلے خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں میرے ہاتھ سے لکھا دیئے ہیں اور دنیا میں کوئی نبی نہیں گزرا جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا۔ سو جیسا کہ براہین احمدیہ میں خدا نے فرمایا ہے، میں آدم ہوں، میں نوح

ہوں، میں ابراہیم ہوں۔ (ص 84)

☆ میری جماعت کے لوگ جو طاعون میں ہلاک ہوئے، صحابہ کی طرح ہیں:

17۔ ہماری جماعت کے بعض لوگوں کا طاعون میں ہلاک ہونا ایسا ہی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعض صحابہ لڑائیوں میں شہید ہوئے تھے۔ (ص 131)

☆ مرزا قادیانی کا حضرت نوح علیہ السلام پر برتری کا دعویٰ:

18۔ (مرزا قادیانی لکھتا ہے) خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔ (ص 137)

مرزا غلام قادیانی کی لکھی ہوئی نام نہاد مقدس کتاب کا اصل ٹائٹل

(ٹائٹل بار اول)

قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے ۔ کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ

وَإِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ ۞ (سورہ صافات)

وکفانی مما اُوحی الیّ هذا الوحی المبشر

قال ربك انه نازل من السماء ما يرضيك وما ننزل الا بامر ربك
ما ارسل نبي الا اخزى به الله قوما لا يؤمنون ۔ ان الله مع الذين اتقوا
والذين هم محسنون ۔ وبشر الذين آمنوا ان لهم قدم صدق عند ربهم ۔ والله متم نوره
ولو كره الكافرون ۔ كتب الله لاغلبن انا ورسلي ۔ لا تخف اني لا يخاف
لدي المرسلون ۔

حقیقۃ الوحی

خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ یہ کتاب جامع جس میں ہر ایک قسم
کے حقائق اور معارف اور بہت سے آسمانی نشان درج ہیں محض
اسی کے فضل و کرم و احسان اور اس کی توفیق اور تائید سے مرتب و تالیف کر

مطبع میگزین قادیان میں باہتمام منیجر مطبع کے چھپی

تعداد ایک ہزار جلد ۔ تاریخ اشاعت ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء

مرزا قادیانی کتاب سے حاشیہ میں لکھتا ہے کہ مجھے اسی طرف سے اتنا فیض ملا اس کثرت فیض کی کسی نبی میں نظیر نہیں مل سکتی

حقیقۃ الوحی ۲۸

اور اس کی امت کے لئے قیامت تک مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا اور بجز اس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں ایک وہی ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کیلئے امتی ہونا لازمی ہے۔ اور اس کی ہمت اور ہمدردی نے امت کو ناقص حالت پر چھوڑنا نہیں چاہا* اور ان پر وحی کا دروازہ جو حصول معرفت کی اصل جڑھ ہے۔ بند رہنا گوارا نہیں کیا۔ ہاں اپنی ختم رسالت کا نشان قائم رکھنے کے لئے یہ چاہا کہ فیض وحی آپ کی پیروی کے وسیلہ سے ملے اور جو شخص امتی نہ ہو اس پر وحی الٰہی کا دروازہ بند ہو۔ سو خدا نے ان معنوں سے آپ کو خاتم الانبیاء ٹھیرایا۔ لہٰذا قیامت تک یہ بات قائم ہوئی کہ جو شخص سچی پیروی سے اپنا امتی ہونا ثابت نہ کرے اور آپ کی متابعت میں اپنا تمام وجود محو نہ کرے ایسا انسان قیامت تک نہ کوئی کامل وحی پا سکتا ہے اور نہ کامل ملہم ہو سکتا ہے کیونکہ مستقل نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی ہے مگر ظلی نبوت جس کے معنی ہیں کہ محض فیض محمدی سے وحی پانا وہ قیامت تک باقی رہے گی تا انسانوں کی تکمیل کا دروازہ بند نہ ہو اور تا یہ نشان دنیا سے مٹ نہ جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمت نے قیامت تک یہی چاہا ہے کہ مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ کے دروازے کھلے رہیں اور معرفت الٰہیہ جو مدار نجات ہے مفقود نہ ہو جائے"۔

کسی حدیث صحیح سے اس بات کا پتہ نہیں ملے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی آنے والا ہے جو امتی نہیں یعنی آپ کی پیروی سے فیضیاب نہیں اور اسی جگہ

* اس جگہ یہ سوال طبعاً ہو سکتا ہے کہ حضرت موسیٰ کی امت میں بہت سے نبی گزرے ہیں پس اس حالت میں موسیٰ کا افضل ہونا لازم آتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ جس قدر نبی گزرے ہیں ان سب کو خدا نے براہ راست چن لیا تھا حضرت موسیٰ کا اس میں کچھ بھی دخل نہیں تھا۔ لیکن اس امت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے ہیں اور ایک وہ بھی ہوا جو امتی بھی ہے اور نبی بھی۔ اس کثرت فیضان کی کسی نبی میں نظیر نہیں مل سکتی۔ ماسوائے نبیوں کو الگ کر کے باقی تمام لوگ اکثر ہر ایک امت میں ناقص پائے جاتے ہیں جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ انہوں نے حضرت موسیٰ کو نہ پایا اور بعض دو اور استثنیٰ کے بعد امت محمدیہ میں ہزارہا لوگ محض پیروی کی وجہ سے ولی کئے گئے۔ منہ

ابوہریرہ ایسے الٹے معنی کرتا تھا جس سے سننے والے کو ہنسی آتی تھی

حقیقۃ الوحی ۳۴

غرض اس مرثیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض کم تدبر کرنے والے صحابی جن کی درایت اچھی نہیں تھی (جیسے ابوہریرہ) وہ اپنی غلط فہمی سے عیسیٰ موعود کے آنے کی پیشگوئی پر نظر ڈال کر یہ خیال کرتے تھے کہ حضرت عیسٰے ہی آجائیں گے جیسا کہ ابتدا میں ابوہریرہ کو بھی یہی دھوکا لگا ہوا تھا۔ اور اکثر باتوں میں ابوہریرہ بوجہ اپنی سادگی اور کمی درایت کے ایسے دھوکوں میں پڑ جایا کرتا تھا۔ چنانچہ ایک صحابی کے آگ میں پڑنے کی پیش گوئی میں بھی اس کو یہی دھوکہ لگا تھا اور آیت وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ کے ایسے الٹے معنی کرتا تھا جس سے سننے والے کو ہنسی آتی تھی کیونکہ وہ اس آیت سے یہ ثابت کرنا چاہتا تھا کہ حضرت عیسٰے کی موت سے پہلے سب اس پر ایمان لے آئیں گے۔ حالانکہ دوسری قرأت اس آیت میں بجائے قَبْلَ مَوْتِهٖ کے قَبْلَ مَوْتِهِمْ موجود ہے اور یہ عقیدہ کھلے طور پر قرآن شریف کے مخالف ہے کہ کوئی زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ سب لوگ حضرت عیسیٰ کو قبول کر لیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:۔ يٰعِيْسٰۤى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ (یعنی اے عیسیٰ میں تجھے موت دوں گا اور پھر موت کے بعد مومنوں کی طرح اپنی طرف تجھے اٹھاؤں گا اور پھر تمام تہمتوں سے تجھے بری کروں گا اور پھر قیامت تک تیرے متبعین کو تیرے مخالفوں پر غالب رکھوں گا۔ اب ظاہر ہے کہ اگر قیامت سے پہلے تمام لوگ حضرت عیسیٰ پر ایمان لے آئیں گے تو پھر وہ کون سے مخالف ہیں جو قیامت تک رہیں گے۔ پھر اللہ تعالےٰ ایک اور مقام میں فرماتا ہے۔ وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ (یعنی یہود اور نصاریٰ میں قیامت تک عداوت رہیگی۔ پس ظاہر ہے کہ اگر تمام یہود قیامت سے پہلے ہی حضرت عیسٰے پر ایمان لے آویں گے تو قیامت تک عداوت رکھنے والا کون رہے گا۔

ماسوا اس کے ایسا خیال کہ تمام یہودی حضرت عیسیٰ پر ایمان لے آئینگے اس طرح سے

(اپنے بارے میں لکھتا ہے) اس خدا کی تعریف جس نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا ہے

۷۲

حقیقۃ الوحی

ربک بیتم نعمتہ علیک۔ فبشر و ما انت بنعمۃ ربک

تیرے رب کی رحمت ہے وہ اپنی نعمت تیرے پر پوری کرے گا پس تو خوشخبری دے اور خدا کے فضل سے تو دیوانہ

بمجنون لک درجۃ فی السماء وفی الذین ہم یبصرون

نہیں ہے تیرا آسمان پر ایک درجہ اور ایک مرتبہ ہے اور نیز ان لوگوں کی نظروں میں جو دیکھتے ہیں

ونریک آیات ونھدم ما یعمرون۔ الحمد للہ الذی

اور تیرے لئے ہم نشان دکھائیں گے اور جو عمارتیں بناتے ہیں ہم ڈھا دیں گے۔ اس خدا کی تعریف ہے جس نے

جعلک المسیح ابن مریم لا یسئل عما یفعل وھم

تجھے مسیح ابن مریم بنایا وہ اپنے کاموں سے پوچھا نہیں جاتا جو کرتا ہے اور لوگ اپنے کاموں

یسئلون۔ وقالوا اتجعل فیہا من یفسد فیہا

سے پوچھے جاتے ہیں اور انہوں نے کہا کہ کیا تو ایسے شخص کو خلیفہ بناتا ہے جو زمین پر فساد کرتا ہے

قال انی اعلم ما لا تعلمون۔ انی مہین من اراد

اس نے کہا کہ اس کی نسبت جو کچھ میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے میں اس شخص کی اہانت کروں گا جو تیری

اہانتک۔ انی لا یخاف لدی المرسلون۔ کتب اللہ

اہانت کا ارادہ کرے گا میرے قرب میں میرے رسول کسی دشمن سے نہیں ڈرا کرتے خدا نے لکھ چھوڑا

لاغلبن انا ورسلی وھم من بعد غلبہم سیغلبون

کہ میں اور میرے رسول غالب رہیں گے اور وہ مغلوب ہونے کے بعد جلد غالب ہو جائیں گے

ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون

خدا ان کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور وہ جو نیکو کار ہیں

اریک زلزلۃ الساعۃ۔ انی احافظ کل من فی الدار

قیامت کے مشابہ ایک زلزلہ تجھ کو دکھاؤں گا اور میں ہر ایک کو جو اس گھر میں ہے بچا رکھوں گا۔

الخاص الی جذع النخلۃ قال یا لیتنی مت قبل ھذا وکنت نسیا منسیا۔ اس جگہ خدا تعالیٰ ایک استعارہ کے رنگ میں فرماتا ہے کہ جب

اس نے اول درجہ مریمی مرتبہ کو عیسوی مرتبہ کا تولد ہوا اور اس لحاظ سے یہ عاجز ابن مریم بننے لگا تو ... [illegible]

(مرزا قادیانی اللہ کی طرف منسوب کر کے لکھتا ہے کہ اللہ نے مجھے کہا)

آسمان اور زمین تیرے ساتھ ہیں، جیسے کہ وہ میرے ساتھ ہیں

وما ادراك ما اصحاب الصفة. ترى اعينهم

تفيض من الدمع. يصلون عليك. ربنا اننا سمعنا

مناديا ينادي للايمان. وداعيا الى الله وسراجا منيرا.

يا احمد فاضت الرحمة على شفتيك. انك باعيننا.

سميتك المتوكل. يرفع الله ذكرك. ويتم نعمته

عليك في الدنيا والاخرة. بورکت یا احمد.

وكان ما بارك الله فيك حقا فيك. شانك عجيب.

واجرك قريب. الارض والسماء معك كما هو معي.

آسمان اور زمین تیرے ساتھ ہیں جیسا کہ وہ میرے ساتھ ہیں

انت وجيه في حضرتي. اخترتك لنفسي.

سبحان الله تبارك وتعالى زاد مجدك

(مرزا قادیانی لکھتا ہے) قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں

اور تیری ساری مرادیں تجھے دیگا۔ رب الافواج اس طرف توجہ کریگا اس نشان کا مدعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں

یا عیسٰی انی متوفیک ورافعک الیّ وجاعل الذین
اے عیسیٰ میں تجھے وفات دوں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھاؤں گا اور میں تیرے

اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ
تابعین کو تیرے منکروں پر قیامت تک غالب رکھوں گا

پاک ہوں اور جسمانی امراض کی نسبت میں نے بارہا مشاہدہ کیا ہے کہ اکثر خطرناک امراض والے میری دعا اور توجہ سے شفایاب ہوئے ہیں۔ میرا لڑکا مبارک احمد قریباً دو برس کی عمر میں ایسا بیمار ہوا کہ حالت یاس ظاہر ہو گئی اور ابھی میں دعا کر رہا تھا کہ کسی نے کہا کہ لڑکا فوت ہو گیا ہے اب بس کرو دعا کا وقت نہیں مگر میں نے دعا کرنا بس نہ کیا اور جب میں نے اسی حالت توجہ الی اللہ میں لڑکے کے بدن پر ہاتھ رکھا تو مشابہ اُس کا دم آنا محسوس ہوا اور ابھی میں نے ہاتھ اس سے علیحدہ نہیں کیا تھا کہ صریح طور پر لڑکے میں جان محسوس ہوئی اور چند منٹ کے بعد ہوش میں آ کر بیٹھ گیا۔

اور پھر طاعون کے دنوں میں جبکہ قادیان میں طاعون زور پر تھا میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہوا اور ایک سخت تپ محرقہ کے رنگ میں چڑھا جس سے لڑکا بالکل بیہوش ہو گیا اور بیہوشی میں دونوں ہاتھ مارتا تھا۔ مجھے خیال آیا کہ اگرچہ انسان کو موت سے گریز نہیں مگر اگر لڑکا ان دنوں میں جو طاعون کا زور ہے فوت ہو گیا تو تمام دشمن اس تپ کو طاعون ٹھیرائیں گے اور خدا تعالیٰ کی اس پاک وحی کی تکذیب کریں گے کہ جو اس نے فرمایا ہے انی احافظ کل من فی الدار یعنی میں ہر ایک کو جو تیرے گھر کی چاردیوار کے اندر ہے طاعون سے بچاؤں گا۔ اس خیال سے میرے دل پر وہ صدمہ وارد ہوا کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ قریباً رات کے بارہ بجے کا وقت تھا کہ جب لڑکے کی حالت ابتر ہو گئی اور دل میں خوف پیدا ہوا کہ یہ معمولی تپ نہیں یہ اور ہی بلا ہے تب میں کیا بیان کروں کہ میرے دل

(مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ اللہ نے مجھے فرمایا)

تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے

۸۶

حقیقۃ الوحی

سے اُس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ انت منی بمنزلۃ توحیدی

ترجمہ ۔ ایسا ہے جیسا کہ میری توحید

وتفریدی۔ فحان ان تعان وتعرف بین الناس

اور تفرید پس وہ وقت آتا ہے کہ تو مدد دیا جائیگا اور دنیا میں مشہور کیا جائے گا

انت منی بمنزلۃ عرشی۔ انت منی بمنزلۃ ولدی

تو مجھ سے بمنزلہ میرے عرش کے ہے

تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے

انت منی بمنزلۃ لا یعلمہا الخلق۔ نحن اولیاء کم

تو مجھ سے بمنزلہ اس انتہائی قرب کے ہے جس کو دنیا نہیں جان سکتی ہم تمہارے متولی

تو میں شفاعت کرتا ہوں کہ میرے لئے اسکو اچھا کر دے یہ لفظ میرے منہ سے نکل گئے مگر میں نے خیال کیا نام بھی کا ایسا ہی ہے کیونکہ اور ساتھ ہی مجھے خدا تعالیٰ کی عظمت سے یہ دل ہلا کہ من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ یعنی کس کو مجال ہو کہ بغیر اذن الٰہی شفاعت کرے تب میں اس پر کوشش کرکے چپ ہو گیا اور ابھی ایک منٹ نہیں گذرا ہوگا کہ پھر یہ وحی الٰہی ہوئی کہ انک انت المجاز یعنی تجھے شفاعت کرنے کی اجازت دی گئی۔ بعد اس کے پھر میں نے دعا پر زور دیا اور مجھے محسوس ہوا کہ اب یہ مقبول ہو جائیگی چنانچہ اُسی دن بلکہ اُسی وقت لڑکے کی حالت رو بصحت ہوگئی گویا وہ قبر میں سے نکلا۔ میں یقینا جانتا ہوں کہ معجزات احیائے موتیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس سے زیادہ نہ تھے میں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ اس قسم کا احیائے موتیٰ بہت سے میرے ہاتھ سے ظہور میں آچکے ہیں۔ اور ایک دفعہ بشیر احمد میرا لڑکا آنکھوں کی بیماری سے بیمار ہو گیا اور مدت تک علاج ہوتا رہا کچھ فائدہ نہ ہوا تب اس کی اضطراری حالت دیکھ کر میں نے جناب الٰہی میں دعا کی تو یہ الہام ہوا برّق طفلی بشیر یعنی میرے لڑکے بشیر نے آنکھیں کھول دیں تب اُسی دن خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم سے اسکی آنکھیں اچھی ہو گئیں۔ ایسا ہی ایک مرتبہ میں خود بیمار ہو گیا یہاں تک کہ قرب اجل ہو کر تین مرتبہ مجھے سورۃ یٰس

(مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ اللہ نے مجھ سے فرمایا)

تم پاک ہو، ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں

انا فتحنا لك فتحا مبینا۔ لیغفر لك الله ما تقدم من ذنبك

میں ایک عظیم فتح تجھ کو عطا کروں گا جو کھلی کھلی فتح ہوگی تا کہ تیرا خدا تیرے تمام گناہ بخش دے جو پہلے ہیں

وما تأخر۔ انی انا التواب۔ من جاءك جاءنی۔ سلام

اور پچھلے ہیں۔ میں توبہ قبول کرنے والا ہوں جو شخص تیرے پاس آئیگا وہ گویا میرے پاس آئیگا۔ تم پر

علیکم طبتم۔ نحمدك ونصلی۔ صلوۃ العرش الی الفرش

سلام۔ تم پاک ہو۔ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں عرش سے فرش تک تیرے پر درود

نزلت لك ولك نری آیات۔ الامراض تشاع۔ والنفوس

میں تیرے لئے اترا ہوں اور تیرے لئے اپنے نشان دکھلاؤں گا۔ ملک میں بیماریاں پھیلیں گی اور بہت جانیں

تضاع۔ وما کان الله لیغیر ما بقوم حتی یغیروا ما

ضائع ہونگی۔ اور خدا ایسا نہیں ہے جو اپنی تقدیر کو بدل دے جو ایک قوم پر نازل کی جبتک وہ قوم اپنے

بانفسهم۔ انه اوی القریة۔ لولا الاکرام لهلك المقام

دلوں کے خیالات کو بدل ڈالیں۔ وہ اس قادیان کو کسی قدر جھگڑے کے بعد اپنی پناہ میں لے گا اگر مجھے تیری عزت کا پاس نہ ہوتا

انی احافظ کل من فی الدار۔ ما کان الله لیعذبهم

میں ہر ایک کو جو اس گھر کی چار دیوار کے اندر ہے بچاؤں گا۔ کوئی ان میں سے طاعون یا بھونچال سے

وانت فیهم۔ امن است در مکان محبت سرائے ما

نہیں مریگا خدا ایسا نہیں ہے کہ جن میں تو ہے ان کو عذاب کرے ہماری محبت کا گھر امن کا گھر ہے

بھونچال آیا اور شدت سے آیا زمین تہ و بالا کردی۔ یوم

ایک زلزلہ آئیگا اور بڑی سختی سے آئے گا اور زمین کو زیر و زبر کر دے گا

تأتی السماء بدخان مبین۔ وتری الارض یومئذ خامدۃ

اس دن آسمان سے ایک کھلا کھلا دھواں نازل ہوگا اور اس دن زمین [illegible] یعنی سخت قحط کے

[illegible]

* اوی کا لفظ عربی زبان میں اسی موقع پر استعمال پاتا ہو جبکہ کسی قدر کلیگی کے بعد کسی شخص کو اپنی پناہ میں لیا جاوے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے الم یجدك یتیما فآوی اور دوسری جگہ فرماتا ہے واوینهما الی ربوۃ ذات قرار ومعین۔ منہ * یعنی اس زلزلہ کے بعد قیامت کا نمونہ ہوگا [illegible]

(مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ خدا نے مجھے کہا) ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا گویا آسمان سے خدا اترے گا

حقیقۃ الوحی ۹۵

مصفّٰۃ۔ آکّس ملک بعد توھینک لا یزیدون ان لا یتم

آثار ظاہر ہونگے یعنی بعد اس کے جو مخالف تیری توہین کریں تجھے عزت دونگا اور تیرا اکرام کرونگا وہ ارادہ کرینگے جو

امرک۔ واللہ یابی الا ان یتم امرک۔ انی انا الرحمٰن ساجعل

تیرا کام نا تمام رہے۔ اور خدا نہیں چاہتا جو تجھے چھوڑ دے جب تک تیرے تمام کام پورے نہ کرے میں رحمان ہوں ہر ایک

لک سھولۃ فی کل امر۔ اریک برکات من کل طرف۔

امر میں تجھے سہولت دونگا ہر ایک طرف سے تجھے برکتیں دکھلاؤں گا

نزلت الرحمۃ علٰی ثلث۔ العین وعلی الاخریین۔ تردّ الیک

میری رحمت تیرے تین عضو پر نازل ہوئی ایک آنکھیں اور دو اور عضو یعنی ان کو سلامت رکھوں گا اور جوانی

انوار الشباب ترٰی نسلاً بعیدًا۔ انا نبشرک بغلامٍ مظہر

کے نور تیری طرف عود کریں گے اور تو اپنی ایک دور کی نسل کو دیکھ لیگا ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں

الحق والعلٰی کان اللہ نزل من السماء۔ انا نبشرک بغلامٍ

جس کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا گویا آسمان سے خدا اترے گا ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے

نافلۃ لک۔ سبحٰنک اللہ ورافاک۔ وعلمک ما لم تعلم

ہیں جو تیرا پوتا ہوگا خدا نے ہر ایک عیب سے تجھے پاک کیا اور تجھ سے موافقت کی اور وہ معارف تجھے سکھلائے

انہ کریم تمشی امامک وعادٰی لک من عادٰی۔ وقالوا

جن کا تجھے علم نہ تھا وہ کریم ہے وہ تیرے آگے آگے چلا اور تیرے دشمنوں کا وہ دشمن ہوا اور کہیں گے

ان ھٰذا الا اختلاق۔ الم تعلم ان اللہ علٰی کل شیءٍ قدیر۔

کہ یہ تو ایک بناوٹ ہے اے معترض کیا تو نہیں جانتا کہ خدا ہر ایک بات پر قادر ہے

یلقی الروح علٰی من یشاء من عبادہ۔ کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جس پر اپنے بندوں میں سے چاہتا ہے اپنی روح ڈالتا ہے یعنی منصب مکالمہ الٰہیہ اس کو بخشتا ہے اور یہ تو تمام برکت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے

[illegible]

(مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ اللہ نے مجھے فرمایا)

تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے

حقیقۃ الوحی ۱۰۵

انما امرک اذا اردت شیئًا ان تقول لہ کن فیکون۔ تو در منزل ما چو بار بار آئی۔
تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے — اے میرے بندے جبکہ تو میری طرف آیا ہیں

خدا ابر رحمت بارید یا نے۔ انا امتنا اربعۃ عشر دوابا ذٰلک
اس نے اب تو خود دیکھ لے کہ تیرے پر رحمت کی بارش ہوئی یا نہ — ہم نے چودہ چارپایوں کو ہلاک کر دیا یہ اس لئے

بما عصوا وکانوا یعتدون۔ سر انجام جاہل جہنم بود۔
وہ نافرمانی میں حد سے گذر گئے تھے — جاہل کا انجام جہنم ہے

کہ جاہل نکو عاقبت کم بود۔ میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوا۔
جاہل کا خاتمہ بالخیر کم ہوتا ہے — میری فتح ہوئی — میرا غلبہ ہوا

انی امرت من الرحمٰن فاتونی۔ انی حمول لرحمٰن۔ انی لاجد
میں خدا کی طرف سے حکم دیا گیا ہوں پس تم میری طرف آجاؤ — میں خدا کا چراگاہ ہوں۔ اور مجھ کو گمشدہ یوسف

ریح یوسف لولا ان تفندون۔ الم ترکیف فعل
کی خوشبو آتی ہے — اگر تم یہ نہ کہو کہ یہ شخص بہک رہا ہے — کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے

ربک باصحاب الفیل۔ الم یجعل کیدھم فی تضلیل۔
اصحاب فیل کے ساتھ کیا کیا — کیا اس نے ان کے مکر کو الٹا کر — انہیں پر نہیں مارا

وہ کام جو تم نے کیا خدا کی مرضی کے موافق نہیں ہوگا ٭
وہ کام جو تم نے کیا — خدا کی مرضی کے موافق — نہیں ہوگا

انا عفونا عنک۔ لقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ ط
ہم نے تجھے معاف کیا — خدا نے بدر میں یعنی اس چودھویں صدی میں تمہیں ذلت میں پا کر تمہاری مدد کی

وقالوا ان ھٰذا الا اختلاق۔ قل لو کان من عند غیر اللہ
اور کہیں گے کہ یہ تو ایک بناوٹ ہے — ان کو کہہ کہ اگر یہ کاروبار بجز خدا کے کسی اور کا ہوتا

٭ اس کی تفہیم نہیں کی گئی۔ واللہ اعلم۔ منہ

(مرزا قادیانی لکھتا ہے) مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے
اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں وہ ہرگز نہ کر سکتا

اب ہم اُن چند وساوس کا جواب دیتے ہیں جنکا جواب بعض حق کے طالبوں نے مجھ سے دریافت
کیا ہے اور اکثر اُن میں وہ وساوس ہیں کہ جو عبد الحکیم خان اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ نے تحریراً بعض
لوگوں کے دلوں میں ڈالے اور اپنے مرتد ہونے پر ایسی مہر لگا دی کہ اب غالباً اس کا خاتمہ اسی پر ہوگا۔ میں نے
ان چند وساوس کا جواب منشی برہان الحق صاحب شاہجہانپور کے اصرار سے لکھا ہے جو انہوں نے
نہایت انکسار سے اپنے خط میں ظاہر کیا ہے چنانچہ ذیل میں منشی برہان الحق کے خط کی اصل
عبارت ہر ایک سوال میں لکھ کر اس کا جواب دیتا ہوں وباللہ التوفیق۔

سوال (۱)

تریاق القلوب کے صفحہ ۱۵۷ میں (جو میری کتاب ہے) لکھا ہے اس جگہ کسی کو یہ وہم نہ گذرے
کہ میں نے اس تقریر میں اپنے نفس کو حضرت مسیح پر فضیلت دی ہے کیونکہ یہ ایک جزئی فضیلت ہے
جو غیر نبی کو نبی پر بھی ہو سکتی ہے۔ پھر ریویو جلد اول نمبر ۶ صفحہ ۲۵۷ میں مذکور ہے خدا نے اس امت
میں سے مسیح موعود بھیجا جو اُس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔ پھر ریویو صفحہ
۴۷۵ میں لکھا ہے مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم
میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں وہ ہرگز نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر
ہو رہے ہیں وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا۔ خلاصہ اعتراض یہ کہ ان دونوں عبارتوں میں تناقض ہے۔

الجواب۔ یاد رہے کہ اس بات کو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ مجھے ان باتوں سے نہ کوئی
خوشی ہے نہ کچھ غرض کہ میں مسیح موعود کہلاؤں یا مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں بہتر ٹھیراؤں۔ خدا
نے میرے ضمیر کی اپنی اس پاک وحی میں آپ ہی خبر دی ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے:۔ قُلْ
أُجَرِّدُ نَفْسِي مِنْ ضُرُوبِ الْخِطَابِ۔ یعنی ان کو کہہ دے کہ میرا تو یہ حال ہے کہ میں کسی
خطاب کو اپنے لئے نہیں چاہتا یعنی میرا مقصد اور میری مراد ان خیالات سے برتر ہے اور کوئی خطاب
دینا یہ خدا کا فعل ہے میرا اس میں دخل نہیں ہے۔ رہی یہ بات کہ ایسا کیوں لکھا گیا اور کلام میں یہ تناقض کیوں
پیدا ہو گیا۔ سو اس بات کو توجہ کر کے سمجھ لو کہ یہ اسی قسم کا تناقض ہے کہ جیسے براہین احمدیہ

(مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ) مجھے انگریزی زبان میں بھی وحی آتی تھی

(الفاظ نیچے موجود ہیں)

ہمارے باغ میں آیا اور اس کا نام بشن سنگھ تھا۔ رات کا پچھلا حصہ تھا جب وہ اس ارادہ سے باغ میں داخل ہوا مگر وہ قدم ڈھلنے سے ایک پیاز کے کھیت میں بیٹھ گیا۔ اور بہت سا پیاز اس نے توڑی اور ایک ڈھیر لگا دیا اور پھر کسی نے دیکھ لیا تب وہاں سے دوڑا اور وہ اس قدر قوی ہیکل تھا کہ اس کو دس آدمی بھی پکڑ نہ سکتے ۔ اگر خدا کی پیشگوئی نے پہلے ہی سے پکڑا ہوا نہ ہوتا۔ دوڑنے کے وقت ایک گڑھے میں پیر اس کا جا پڑا اور پھر وہ سنبھل کر اٹھا مگر آگے پیچھے سے لوگ پہنچ گئے اور اس طرح پر سردار بشن سنگھ بڑی سخت کوشش کے پکڑے گئے اور عدالت میں جاتے ہی سزا یاب ہو گئے اور اس کے ہمارے سکونتی مکان میں سے جو باغ میں ہے جس میں ہم ان کے وقت رہتے تھے ایک بڑا سانپ نکلا جو ایک زہریلا سانپ تھا اور بڑا لمبا تھا وہ بھی اسی چوہدری کی سزا کو پہنچا اور اس طرح پر فرشتوں کی حفاظت کا ثبوت ہمیں دست بدست مل گیا۔

۱۳۴۔ نشان۔ میں انگریزی سے بالکل بے بہرہ ہوں تاہم خدا تعالیٰ نے بعض پیشگوئیاں مجھے بہت انگریزی میں میرے پر ظاہر فرمایا ہے۔ جیسا کہ براہین کے صفحہ ۴۸۰ و ۴۸۱ و ۴۸۲ و ۴۸۳ وصفحہ ۵۲۲ میں یہ پیشگوئی ہے جس پر ۲۰ برس گذر گئے اور وہ یہ ہے۔

I love you. I am with you.
Yes, I am happy. Life of pain. I shall help you. I can, what I will do.
We can, what We will do. God is coming by His army. He is with you to kill enemy. The days shall come when God shall help you. Glory be to the Lord.
God maker of earth and heaven.

[illegible] منشی محمد صادق صاحب اور مولوی محمد علی صاحب ایم اے [illegible]

میرے پاس جو فرشتہ وحی لے کر آتا تھا اس کا نام "ٹیچی ٹیچی" تھا
(مرزا قادیانی کا اقرار)

حقیقۃ الوحی ۳۳۲

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یَتَرَبَّصُ بِکُمُ الدَّوَائِرَ عَلَیْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ یعنی اے نبی تیرے یہ بدنہاد دشمن تیرے پر گردشیں چاہتے ہیں انہیں پر گردشیں پڑیں گی۔ پس اس آیت کریمہ کی رو سے یہ سنت اللہ ہے کہ جو شخص صادق پر کوئی بددعا کرتا ہے وہی بددعا اُس پر پڑتی ہے یہ سنت اللہ نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ سے ظاہر ہے۔ پس اب بتلاؤ کہ غلام دستگیر اس بددعا کے بعد مرگیا ہے یا نہیں۔ لہذا بتلاؤ کہ اس میں کیا بھید ہے کہ محمد طاہر کی بددعا سے تو ایک جھوٹا مسیح مرگیا اور میرے پر بددعا کرنیوالا خود مرگیا۔ خدا نے میری عمر بڑھادی کہ گیارہ سال ہو گئے بلکہ تیرہ ہوں اور غلام دستگیر کو ایک مہینہ کی بھی مہلت نہ دی۔

۱۴۶۔ نشان۔ نواب محمد حیات خاں جو ڈویژنل جج تھا کسی فوجداری الزام میں معطل ہو گیا تھا اور کوئی صورت اُس کی رہائی کی نظر نہیں آتی تھی تب اُس نے مجھ سے دعا کی درخواست کی اور میں نے دعا کی تب میرے پر خدا نے ظاہر کیا کہ وہ بری ہو جائیگا اور یہ خبر اُس کو اور بہت سے لوگوں کو قبل از وقت سنادی گئی جیسا کہ براہین احمدیہ میں مفصل درج ہے آخر وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بری ہو گیا۔

۱۴۷۔ نشان۔ ایک دفعہ مارچ ۱۹۰۵ء کے مہینے میں بوقت قلت آمدنی لنگرخانہ کے مصارف میں بہت دقت ہوئی کیونکہ کثرت سے مہمانوں کی آمد تھی اور اس کے مقابل پر روپیہ کی آمدنی کم۔ اس لئے دعا کی گئی۔ ۵۔ مارچ ۱۹۰۵ء کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا میرے سامنے آیا اور اس نے بہت سا روپیہ میرے دامن میں ڈال دیا۔ میں نے اس کا نام پوچھا اس نے کہا نام کچھ نہیں میں نے کہا آخر کچھ تو نام ہوگا اُس نے کہا میرا نام ہے ٹیچی۔ ٹیچی پنجابی زبان میں وقت مقررہ کو کہتے ہیں یعنی عین ضرورت کے وقت پر آنے والا۔ تب میری آنکھ کھل گئی۔ بعد اس کے خدا تعالیٰ کی طرف سے کیا ڈاک کے ذریعہ سے اور کیا براہ راست لوگوں کے ہاتھوں سے اس قدر مالی فتوحات ہوئیں جن کا خیال وگمان نہ تھا اور کئی ہزار روپیہ آگیا چنانچہ جو شخص اس کی تصدیق کیلئے صرف ڈاکخانہ کے رجسٹر ہی ۵۔ مارچ ۱۹۰۵ء

(مرزا قادیانی کذاب)

نزول ابن مریم کا مصداق میرا ہی وجود ہے جو مجھے نہیں پہچانتا وہ کافر اور مردود

۳۷۶

حقیقۃ الوحی

نزول ابن مریم کے اس نہانی راز کو اہل دنیا پر ظاہر کر کے اتمام حجت کر رہا ہوں لیکن کوئی نہیں
خدا تو جانتا اور دیکھ رہا ہے کہ دنیا میں ایک شخص نبوت اور رسالت کا مدعی اور مسیحیت کا
دعویدار موجود ہے جو کہتا ہے کہ خاتم الانبیاء میں ہوں اور پیشگوئیوں کے مطابق نزول ابن مریم
کا مصداق بھی میرا ہی وجود ہے اور کہتا ہے کہ میرے لئے آسمان اور زمین سے نشان ظاہر
ہوتے ہیں بلکہ طاعون اور زلزلے بھی میری ہی تائید میں ظاہر ہوئے ہیں تاکہ میرے مخالفوں
کو ہلاک اور تباہ کریں اور کہتا ہے کہ میں خدا کی مجسم قدرت ہوں اور نجات میرے ہی طریق
میں محدود ہے اور جو مجھے نہیں پہچانتا وہ کافر اور مردود اس کے اعمال حسنہ نامقبول اور
وہ دنیا میں معذب اور آخرت میں ملعون ہوگا۔ اور کہتا ہے کہ اب کے موسم بہار یا کسی اور
موسم بہار میں ایک سخت زلزلہ ظاہر ہوگا جس سے زمین کو انقلاب پیدا ہوگا اور اہل
دنیا میری کے سلسلہ میں داخل ہونے کیلئے تیار ہو جائیں گے اس لئے اے میرے خدا
دنیا کے دل تذبذب میں ہیں اور حق ظاہر نہیں ہو سکتا اور تیری مخلوق باطل پرستی میں
مبتلا ہے اور تیرے دین میں گڑ بڑ پڑ رہی ہے اور تیرے حبیب محمد رسول اللہ صلعم کی ہتک
کی جا رہی ہے اور آنجناب کا منصب نبوت و رسالت چھین لیا گیا اور اسلام کو منسوخ اور
بے اثر ٹھیرایا گیا اور ایک نئے دین کی بنیاد ڈالی گئی یعنی مرزا قادیانی کی نبوت اور رسالت
پر ایمان لانے کے بغیر کوئی مسلمان خواہ وہ کیسا ہی مخلص متقی ایماندار ہو مسلمان نہیں رہ
سکتا اور دین کے لئے اس کی کوششیں عبث اور بیکار ہیں اور نیز اسی طرح تیرے مقرب
مقدس نبی مسیح ابن مریم علیہ السلام کا بھی منصب چھین لیا گیا ہے اور اس کی شان کی تحقیر
کی جا رہی ہے اور کہا جاتا ہے کہ وہ کلمۃ اللہ اور روح القدس گنہگار تھا اور میں اس سے
بہتر ہوں پس اے میرے خدا اب تو آسمان پر سے نظر فرما اور اپنے دین اسلام اور اپنے
مقدس رسول کی عزت بچا اور ان کی نصرت کے لئے اپنی قدرت کا ہاتھ ظاہر کر اور اس فتنہ کو
دنیا پر سے اٹھا اور اہل دنیا کو حق کی طرف توجہ دلا اور ان کو اتباع حق کی توفیق عنایت کر۔

کتاب پاک کرے۔

نقل مطابق اصل

(مرزا قادیانی لکھتا ہے) وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں میں اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا

جو کثرت اور صفائی سے حاصل ہو سکتا ہے بجز اس شخص کے جو اس کا برگزیدہ رسول ہو اور یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس قدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ و مخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی۔ اگر کوئی منکر ہو تو بار ثبوت اسکی گردن پر ہے۔

غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کیلئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی اور ضرور تھا کہ ایسا ہوتا تا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی صفائی سے پوری ہو جاتی کیونکہ اگر دوسرے صلحاء جو مجھ سے پہلے گذر چکے ہیں وہ بھی اسی قدر مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ اور امور غیبیہ سے حصہ پالیتے تو وہ نبی کہلانے کے مستحق ہو جاتے تو اس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی میں ایک رخنہ واقع ہو جاتا اس لئے خدا تعالیٰ کی مصلحت نے ان بزرگوں کو اس نعمت کو پورے طور پر پانے سے روک دیا تا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا وہ پیشگوئی پوری ہو جائے۔ اور یاد رہے کہ ہم نے محض نمونہ کے طور پر چند پیشگوئیاں اس کتاب میں لکھی ہیں مگر دراصل وہ کئی لاکھ پیشگوئی ہے جن کا سلسلہ ابھی تک ختم نہیں ہوا اور خدا کا کلام اس قدر مجھ پر نازل ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو بیس جزو سے کم نہیں ہوگا اب ہم اسی قدر پر کتاب کو ختم کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے چاہتے ہیں کہ ان نشانوں میں ایسی برکت ڈالے کہ لاکھوں دلوں کو انکے ذریعہ سے ہماری طرف کھینچے۔ آمین

وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین۔

تمت

[illegible]

(مرزا قادیانی لکھتا ہے) میرا نام نبی رکھا ہے اور مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں

تتمہ ۶۸ حقیقۃ الوحی

علیہ وسلم کا بروز مجھے قرار دیا ہے۔ اسی وجہ سے براہین احمدیہ میں لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا ہے
قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ اور نیز فرمایا ہے کل برکۃ من محمد
صلی اللہ علیہ وسلم فتبارک من علّم و تعلّم۔ اور کوئی یہ کہے کہ کس طرح معلوم ہوا کہ حدیث
لو کان الایمان معلّقا بالثریا لنالہ رجل من فارس اس عاجز کے حق میں ہے
اور کیوں جائز نہیں کہ امت محمدیہ میں سے کسی اور کے حق میں ہو تو اس کا جواب یہ ہے کہ
براہین احمدیہ میں بار بار اس حدیث کا مصداق وحی الٰہی نے مجھے ٹھیرایا ہے اور تشریح بیان فرمایا
کہ وہ میرے حق میں ہے اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے جو میرے پر
نازل ہوا و من ینکرہ فلیبارزنی للمباھلۃ و لعنۃ اللہ علی من کذب الحق او افتری
علی حضرۃ العزۃ۔ اور یہ [illegible] امت محمدیہ میں سے آج تک کسی اور نے ہرگز نہیں کیا کہ خدا تعالیٰ
نے میرا نام رکھا ہے اور خدا تعالیٰ کی وحی سے صرف میں اس نام کا مستحق ہوں۔ اور یہ کہنا کہ نبوت کا
دعویٰ کیا ہے کس قدر جہالت کس قدر حماقت اور کس قدر حق سے خروج ہے اے نادانو!
میری مراد نبوت سے یہ نہیں ہے کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا
ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف مراد میری نبوت سے کثرت
مکالمت و مخاطبت الٰہیہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہے سو مکالمہ و مخاطبہ
کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صرف لفظی نزاع ہوئی یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ و مخاطبہ رکھتے
ہیں میں اس کی کثرت کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں۔ و لکل ان یصطلح۔
اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی
نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کیلئے
بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں جن میں سے بطور نمونہ کسی قدر اس کتاب
میں بھی لکھے گئے ہیں۔ اگر اس کے معجزانہ افعال اور کھلے کھلے نشان جو ہزاروں تک پہنچ گئے ہیں میرے صدق
پر گواہی نہ دیتے تو میں اس کے مکالمہ کو کسی پر ظاہر نہ کرتا اور نہ یقیناً کہہ سکتا کہ یہ اس کا کلام ہے۔ پر اس نے اپنے
اقوال کی تائید میں وہ افعال دکھائے جنہوں نے اس کا چہرہ دکھانے کیلئے ایک صاف اور روشن آئینہ کا کام دیا۔

(مرزا قادیانی لکھتا ہے) میں آدم ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں

وہ رُخ دکھلاؤں گا یعنی عیسٰی ابن مریم کے ظہور سے تو لوگ کچھ بھی متنبہ نہ ہوئے اب میں اپنے اس بندہ کو موسٰی کی صفات میں ظاہر کروں گا اور فرعون اور ہامان کو وہ دن دکھاؤں گا جس سے وہ ڈرتے تھے۔ سوائے عزیزو! ابتدا تک میں مسیح ابن مریم کے رنگ میں دُکھ اُٹھاتا رہا اور جو کچھ قوم نے کرنا چاہا میرے ساتھ کیا اب خدا میرا نام موسٰی رکھتا ہے جس سے سمجھا جاتا ہے کہ مقابل کے لوگوں کا نام اُس نے فرعون رکھا ہے اور یہ نام آج سے نہیں بلکہ اس بات پر چھبیس برس گزرے ہیں جبکہ خدا تعالےٰ نے براہین احمدیہ میں میرا نام موسٰی رکھ کر فرمایا انت منی بمنزلۃ موسٰی۔ اور پھر اسی براہین احمدیہ میں میرا نام موسٰی رکھ کر فرمایا ولما تجلّٰی ربّہ للجبل جعلہ دکًّا و خرّ موسٰی صعقًا۔ مگر چونکہ خدا نے ابتدا نرمی سے کی اور اپنی بردباری کو پورے طور پر دکھلایا اس لئے میرا نام ابن مریم رکھا گیا کیونکہ ابن مریم اپنی قوم سے کوفتہ خاطر رہا اور اس کو بہت دکھ دیا گیا اور ستایا گیا اور عدالتوں کی طرف اس کو کھینچا گیا اور اس کا نام کافر اور مکار اور ملعون اور دجّال رکھا گیا اور نہ صرف اسی پر کفایت کی گئی بلکہ یہ چاہا گیا کہ اسکو قتل کر دیا جائے مگر چونکہ وہ خدا کا برگزیدہ تھا اور اُن لوگوں میں سے تھا جن کے ساتھ خدا ہوتا ہے اس لئے وہ خبیث قوم اس کے نیست و نابود نہ کر سکی سو خدا نے جو ہر ایک کام نرمی سے کرتا ہے اس زمانہ کے لئے سب سے پہلے میرا نام عیسٰی ابن مریم رکھا کیونکہ ضرور تھا کہ میں اپنے ابتدائی زمانہ میں ابن مریم کی طرح قوم کے ہاتھ سے دُکھ اُٹھاؤں اور کافر اور ملعون اور دجّال کہلاؤں اور عدالتوں میں کھینچا جاؤں سو میرے لئے ابن مریم ہونا پہلا زینہ تھا مگر میں خدا کے دفتر میں صرف عیسٰی ابن مریم کے نام سے موسوم نہیں بلکہ اور بھی میرے نام ہیں جو آج سے چھبیس برس پہلے خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں میرے ہاتھ سے لکھا دیئے ہیں اور دنیا میں کوئی نبی نہیں گذرا جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا۔ سو جیسا کہ براہین احمدیہ میں خدا نے فرمایا ہے۔ میں آدم ہوں۔ میں نوح ہوں۔ میں ابراہیم ہوں

[illegible]

[illegible]

(بعض قادیانی طاعون میں ہلاک ہوئے ان کے متعلق مرزا قادیانی لکھتا ہے)

ہماری جماعت کے بعض لوگوں کا طاعون میں ہلاک ہونا ایسا ہے جیسے کہ

آنحضرت کے بعض صحابہ لڑائیوں میں شہید ہوتے تھے

لیکن بموجب آیت صادقاً یصبکم بعض الذی یعدکم یعنی اگر یہ نبی جھوٹا ہے تو جھوٹ بولنے کا عذاب اس پر نازل ہوگا اور اگر سچا ہے تو بعض عذاب جن کا وہ وعدہ دیتا ہے تم پر وارد ہو جائیں گے۔

اب دیکھو خدا نے بعض کا لفظ اس جگہ استعمال کیا ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ جس قدر عذاب کی اس نبی نے پیشگوئیاں کی ہیں ان میں سے بعض تو ضرور پوری ہو جائیں گی مگر بعض بطور عرض التواء میں رہ جائیں گی۔ پس نص قرآنی سے یہ ثابت ہے کہ عذاب کی پیشگوئی کا پورا ہونا ضروری نہیں۔ ہاں اس آیت سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ مفتری کسی طرح عذاب سے بچ نہیں سکتا کیونکہ اس کیلئے قطعی حکم ہے کہ ان یک کاذباً فعلیہ کذبہ پس اگر مفتری کیلئے کوئی عذاب کی پیشگوئی ہو تو وہ ٹل نہیں سکتی۔

ہائے افسوس کچھ سمجھ نہیں آتا کیسی بیجا بات ہے کہ ایک طرف تو یہ لوگ اقرار کرتے ہیں کہ صدقہ خیرات اور دعا وغیرہ سے بلا رد ہوتی ہے اور دوسری طرف اس بات پر زور دیتے ہیں کہ جس بلا کی اطلاع رسول کو دی جائے کہ فلاں قوم یا فلاں شخص پر وارد ہوگی وہ بواسطہ صدقہ خیرات یا توبہ استغفار کے ٹل ہی نہیں سکتی تعجب یہ کہ کیسے ان لوگوں کی عقل پر پردے پڑ گئے کہ اپنی کلام میں تناقض جمع کر لیتے ہیں۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ توبہ استغفار سے بلا ٹل سکتی ہے اور یہ بھی کہ نہیں ٹل سکتی اور پھر جبکہ مجھے خدا نے اپنے الہام کے ذریعہ سے اطلاع دی کہ تم نے خود رجوع کیا تھا اور تمہارے قول اور فعل سے اس کے آثار بھی ظاہر ہو گئے تو پھر ان شرارتوں سے باز نہ آنا کیا یہی ان لوگوں کی تقویٰ ہے کم سے کم کشف ساتھ پہ کیوں کفایت نہ کی۔

بھلا میں پوچھتا ہوں کہ اگر یہ واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہوتا کہ آپ وحی کے ذریعہ سے فرماتے کہ فلاں شخص جس پر عذاب نازل ہونا تھا پوشیدہ طور پر اپنی گستاخیوں سے باز آگیا ہے تو پھر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کو یہ لوگ قبول کرتے یا انکار کر دیتے۔ اور اگر قبول نہ کرتے تو پھر کیا خدا کے نزدیک منکر کے وہی ٹھہرتے یا نہ ٹھہرتے؟

[illegible]

(مرزا قادیانی لکھتا ہے) خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے

حقیقۃ الوحی ۱۳۷

(۲) دوسرے یہ کہ کسی شخص کی نسبت واقعی طور پر ایک پیشگوئی تو ہے مگر وہ پیشگوئی وعید اور عذاب کے رنگ میں تھی اور اپنی شرط کے موافق پوری ہوگئی یا کسی وقت اس کا ظہور ہو جائے گا۔

(۳) تیسرے یہ کہ محض ایک اجتہادی امر ہے اور اس کو خدا کا کلام قرار دیکر پھر اعتراض کرتے ہیں کہ یہ پیشگوئی تھی جو پوری نہیں ہوئی جبکہ یہ حال ہے تو ظاہر ہے کہ کوئی نبی ان کی زبان سے بچ نہیں سکتا۔

میں بار بار کہتا ہوں کہ اگر یہ تمام مخالف مشرق اور مغرب کے جمع ہو جاویں تو میرے پر کوئی ایسا اعتراض نہیں کر سکتے کہ جس اعتراض میں گذشتہ نبیوں میں سے کوئی نبی شریک نہ ہو اپنی چالاکیوں کی وجہ سے ہمیشہ رسوا ہوتے ہیں اور پھر باز نہیں آتے۔ اور خدا تعالیٰ نے میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے مگر میں ان لوگوں کو کس سے مثال دوں وہ اس خیرہ طبع انسان کی طرح ہیں جو روز روشن کو دیکھ کر پھر بھی اس بات پر ضد کرتا ہے کہ رات ہے دن نہیں۔ خدا تعالیٰ نے ان کو پیش از وقت طاعون کی خبر دی اور فرمایا کہ الامراض تشاع والنفوس تضاع مگر انہوں نے اس نشان کی کچھ بھی پروا نہ کی۔ پھر خدا نے غیر معمولی زلزلہ کی خبر دی جو اس ملک میں ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو آنے والا تھا اور وہ آیا اور صدہا آدمیوں کو ہلاک کر گیا۔ مگر ان لوگوں نے اس کی بھی کچھ پروا نہ کی۔ پھر خدا نے فرمایا کہ بہار میں ایک اور زلزلہ آئے گا۔ سو وہ بھی آیا مگر ان لوگوں نے اس کو بھی نظر انداز کیا۔ پھر خدا نے ایک آتشی شعلہ کی خبر دی تھی جو ۲۸ مارچ ۱۹۰۷ء کو ظاہر ہوا اور قریباً ہزار میل تک عجیب شکل میں مشاہدہ کیا گیا لیکن ان لوگوں نے اس سے بھی کچھ سبق حاصل نہ کیا۔ پھر خدا نے یہ پیشگوئی کی کہ بہار کے موسم میں سخت بارشیں ہوں گی سخت برف اور اولے پڑیں گے اور سخت درجہ کی سردی ہوگی مگر ان لوگوں نے اس عظیم الشان نشان کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔ پھر خدا نے اسی مارچ ۱۹۰۷ء میں ایک زلزلہ کی خبر دی جو

اے میرے عزیز مسلمانو! آپ نے مرزا غلام قادیانی کی اپنے قلم سے لکھی ہوئی کفریہ اور اسلام مخالف باتیں پڑھیں اور اس کی اصل کتاب کے عکس بھی ملاحظہ فرمائے تاکہ کوئی ہم پر جھوٹا ہونے کا الزام نہ لگائے۔

آپ ان باتوں کو مدنظر رکھ کر ایمان سے فیصلہ کریں کہ کیا کوئی سچا مسلمان ایسی باتیں لکھ سکتا ہے، جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا، وہ کبھی ایسی کفریہ اور اسلام مخالف باتیں نہیں لکھے گا۔ میں تو ان باتوں کو نقل کر رہا ہوں اس نیت کے ساتھ کہ مسلمانوں کا ایمان قادیانی فتنے سے محفوظ رہے۔ باوجود اس اچھی نیت کے بھی میرے ہاتھ کانپ رہے ہیں۔ میرا قلم میرا ساتھ نہیں دے رہا تو جس ملعون نے اس کتاب کو فخر کے ساتھ لکھا ہے، اس کے ضمیر نے کیسے گوارا کیا ہوگا؟

تمام تر گفتگو سے صرف یہی بات سامنے آتی ہے کہ کسی نے سچ کہا ہے

"خدا جب دین لیتا ہے تو عقل چھین لیتا ہے"

ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم ان کے کفریہ عقائد اور ان کی اسلام مخالف سازشوں سے ہر مسلمان کو آگاہ کریں تاکہ مسلمانوں کا ایمان محفوظ رہے۔ اگر ہمارے اس کام سے کسی ایک کا بھی ایمان بچ گیا تو یہ کام ہمارے لئے ذریعہ نجات ہوگا۔ ان شاء اللہ۔

قادیانی فتنہ کے خلاف علماء اہلسنت کا کردار

غلام احمد قادیانی کے خلاف سب سے پہلے علمائے اہلسنت میدان میں آئے۔ 1882ء میں مرزا کی کتاب براہین احمدیہ کا تیسرا حصہ شائع ہوا تو علمائے اہلسنت میں سب سے پہلے مفتی غلام دستگیر ہاشمی قصوری علیہ الرحمہ نے اس فتنہ کو بھانپتے ہوئے 1883ء میں مرزا کے رد میں ایک کتاب ''تحقیقات دستگیریہ فی رد ہفوات براہینیہ'' لکھی اور مرزا سے توبہ کا مطالبہ کیا۔ (لیکن مرزا غلام قادیانی نے آخر تک توبہ نہیں کی)

مرزا پر پہلا کفر کا فتویٰ امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ نے لگایا اور یہ کتابیں لکھیں۔

1- جَزَاءُ اللهِ عَدُوّہٗ بِاَبَائِہٖ خَتْمِ النُّبُوَّۃِ (1899ء)
(دشمن خدا کے ختم نبوت سے انکار پر خدائی جزاء)

2- اَلسُّوْءُ وَالْعِقَابُ عَلَى الْمَسِیْحِ الْكَذَّابِ (1902ء)
(جھوٹے مسیح پر عذاب وعتاب)

3- حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین (1904ء)
(اہل حرم کی تلوار)

4۔خلاصہ فوائد فتاویٰ (1914ء)

5۔قَھرُ الدَّیَّانِ عَلٰی مُرْتَدٍّ بِقَادِیَان (1913ء)

(قادیانی مرتد پر خدائی تلوار)

6۔اَلْمُبِیْن خَاتَمُ النَّبِیِّیْن(1916ء)

7۔رسالہ باب العقائد والکلام

8۔امام کے صاحبزادے حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان علیہ الرحمہ نے اَلصَّارِمُ الرَّبَّانِي عَلٰی اِسْرَافِ الْقَادِیَانِي کے نام سے کتاب لکھی۔

9۔امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ کے چھوٹے بیٹے مفتی اعظم ہند مولانا مصطفی رضا خان علیہ الرحمہ نے فتاویٰ مصطفویہ کے ذریعہ، قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ کیا۔

10۔امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ کے خلیفہ پروفیسر الیاس برنی علیہ الرحمہ نے "قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ" کے نام سے شاندار کتاب لکھی۔

پیر مہر علی شاہ اور مرزا قادیانی

پیر مہر علی شاہ گولڑوی صاحب علیہ الرحمہ نے مرزا کے مسیح موعود ہونے کے دعوے کے جواب میں 1899ء میں ایک کتاب شمس الہدایہ لکھی اور

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات پر زبردست دلائل قائم کیے۔ اس کتاب نے قادیانیوں میں تہلکہ مچادیا۔

مرزا نے پیر صاحب کو تفسیر نویسی کے تحریری مناظرے کی دعوت دی جسے آپ نے نہ صرف فوراً قبول کیا بلکہ فرمایا ممکن ہے اس طرح مناظرے میں فیصلہ نہ ہو سکے۔ لہٰذا کاغذ پر اپنے اپنے قلم رکھ دیئے جائیں جس کا قلم خود بخود تفسیر لکھے، وہ سچا ہوگا۔

مقررہ دن 25 جولائی 1900ء کو آپ بادشاہی مسجد لاہور پہنچ گئے مگر مرزا شکست کے خوف سے نہیں آیا۔ مناظرہ سے فرار کے بعد مرزا نے دو کتابیں لکھیں جن کے جواب میں پیر صاحب نے 1902ء میں سیف چشتیائی تصنیف فرمائی۔ آپ کے دلائل براہین نے قادیانی قلعہ مسمار کر کے رکھ دیا۔

☆ کسی نے پیر صاحب سے پوچھا کہ اگر مرزا مناظرے کے لیے پہنچ جاتا تو کیا ہوتا؟

پیر صاحب فرماتے ہیں کہ اس وقت مواجہ اقدس سے نبی پاک ﷺ کی خاص توجہ مجھ پر تھی اور اس وقت مواجہ اقدس سے نور کی شعاعیں مجھ پر ایسی برس رہی تھیں کہ اگر میں اس سے بھی بڑا دعویٰ کرتا تو رب تعالیٰ مجھے

بر خرو فرماتا۔(ضیائے مہر،ص 238)

امیر ملت پیر جماعت علی شاہ علیہ الرحمہ کی پیش گوئی سے ہلاکت

25 مئی 1908ء کی شب امیر ملت پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوری علیہ الرحمہ نے ہزاروں کے مجمع میں فرمایا۔ ہم کئی روز سے مرزا کے مقابلہ میں آئے ہوئے ہیں۔5000 کا انعام مقرر کیا ہوا ہے کہ جس طرح چاہے وہ ہم سے مناظرے کرے یا مباہلہ کرے مگر وہ مقابلہ میں نہیں آیا اور نہ آئے گا۔ کیونکہ میرا نبی سچا ہے اور میں صدق دل سے ان کا غلام ہوں۔ پیش گوئی کرنا میری عادت نہیں لیکن آج میں مجبوراً کہتا ہوں۔ آپ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ چوبیس گھنٹوں میں اپنے حبیب ﷺ کے صدقے ہمیں اس جھوٹے سے نجات عطا فرمائے گا۔

اسی رات مرزا ہیضہ سے بیمار ہوا اور اگلے دن صبح دس بجے بیت الخلاء میں مر گیا۔ گویا اللہ کے ولی کی بات سچی ہوئی۔ مفتی عبداللہ پروفیسر اورینٹل کالج لاہور کا تاریخی جملہ آج بھی کتابوں میں موجود ہے۔ انہوں نے کہا ہم پہلے تو امیر ملت کی اس پیش گوئی کو معمولی سمجھتے تھے۔ آخر وہ بات سب سے بڑھ کر نکلی۔ یعنی سچی ثابت ہوئی۔

(الکادیہ علی الغاویہ، جلد 2، ص 358)

قادیانیوں کی تحریک پاکستان کی مخالفت

مسلمانوں اور مسلم لیگ کی جانب سے جب یہ نعرہ لگ رہا تھا کہ بٹ کے رہے گا ہندوستان، لے کے رہیں گے پاکستان۔

اس وقت 15 اپریل 1947ء کو قادیانیوں کے ترجمان ''الفضل'' نے اپنا موقف دہرایا۔ بہر حال ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ ہندوستان بنے اور ساری قومیں باہم شیر و شکر ہو کر رہیں۔

قادیانیوں کی جانب سے بھرپور مخالفت کے باوجود جب تقسیم ہند ناگزیر ہو گئی اور پاکستان کا قیام ممکن نظر آنے لگا تو قادیانیوں نے پاکستان کی جغرافیائی صورت کو نقصان پہنچانے کی بھیانک کوشش کی اور گورداسپور پاکستان کے ہاتھ سے نکل گیا۔ اور بھارت کو کشمیر تک پہنچنے کا آسان راستہ میسر آ گیا۔

تحریک ختم نبوت 1953ء میں علمائے اہلسنت کا کردار

اورنگزیب پارک صدر کراچی میں قادیانیوں نے جلسہ کیا۔ جس میں وزیر خارجہ ظفر اللہ قادیانی نے بھی تقریر کی۔ جلسہ کے بعد قادیانیوں نے مسلمانوں کو مارا پیٹا۔ یوں 1953ء میں قیام پاکستان کے بعد تحریک ختم

نبوت کا آغاز ہوا۔

تحریک کے دوران مسلمانوں کے تین مطالبات تھے۔

1۔قادیانیوں کو قانونی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

2۔ظفر اللہ قادیانی کو وزیر خارجہ کے منصب سے ہٹایا جائے۔

3۔ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔

اس تحریک میں تمام مکاتب فکر کے علماء شامل تھے اور سب نے متفقہ طور پر تحریک کی قیادت اہلسنت کے جید عالم علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری علیہ الرحمہ کے سپرد کی تھی۔تحریک کے دوران مرکزی قائدین کو گرفتار کر کے سکھر جیل میں نظر بند کر دیا گیا۔مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل اعظم خان اور میجر جنرل احیاء الدین قادیانی نے مسلمانوں پر بے پناہ ظلم وستم کیا۔نہتے مسلمانوں پر گولیاں چلائی گئیں۔حتی کہ ارض پاک کی سڑکیں مجاہدین ختم نبوت کے خون سے رنگین کر دی گئیں۔پورے ملک میں دس ہزار سے زائد مسلمانوں کو قادیانیوں کی خاطر شہید کر دیا گیا۔

علامہ ابوالحسنات علیہ الرحمہ کے صاحبزادے علامہ سید خلیل احمد قادری علیہ الرحمہ جو جامع مسجد وزیر خان لاہور کے خطیب تھے۔وہ بھی اس تحریک کے سرگرم کارکن تھے۔فوج نے انہیں مسجد وزیر خان سے گرفتار کیا۔وہ

فرماتے ہیں کہ جب مجھے ہتھکڑیاں لگا کر جیل لے جا رہے تھے تو میں نے دیکھا کہ کئی پولیس والے اپنی بیرک سے مجھے حیرت سے دیکھ رہے ہیں۔ میں نے اپنے دونوں ہاتھ اوپر کئے اور ہتھکڑی کو چوم کر آنکھوں سے لگا لیا۔ میرے ساتھ چلنے والے سپاہیوں نے اس کی وجہ پوچھی تو میں نے کہا: خدا کا شکر ہے کہ مجھے یہ ہتھکڑیاں کسی اخلاقی جرم کی وجہ سے نہیں لگیں۔ مجھے فخر ہے کہ میں نے اللہ کے حبیب ﷺ کی ناموس اور ختم نبوت کے تحفظ کی خاطر یہ زیور پہنا ہے۔

یہ سن کر وہ سپاہی خاصے متاثر ہوئے اور کہنے لگے۔ دل تو ہمارے بھی آپ کے ساتھ ہیں لیکن ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ ملازمت کا معاملہ ہے۔ میں نے کہا یزیدی فوج بھی یہی کہتی تھی۔ اگر تم مجھے حق پر سمجھتے ہو تو اسوۂ حضرت حُر پر عمل کرو۔ یہ سن کر وہ شرمندہ ہو گئے۔

قید کے دوران مجھے بارہا معافی مانگنے کے لئے کہا گیا مگر میں نے ہر بار انکار کیا پھر فوجی عدالت نے مجھے موت کی سزا سنادی۔ حوصلے کا یہ عالم تھا کہ جام شہادت نوش کرنے کے لئے طبیعت مچلنے لگی۔ میں اپنی قسمت پر ناز کرنے لگا کہ ختم نبوت کے تحفظ کی خاطر جان کی قربانی پیش کرنے کی سعادت ملنے والی ہے۔

ادھر سکھر جیل میں علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری علیہ الرحمہ کو یہ اطلاع ملی کہ ان کے اکلوتے بیٹے سید خلیل احمد علیہ الرحمہ کو سزائے موت سنادی گئی ہے۔ آپ نے نہایت صبر و سکون کے ساتھ یہ خبر سنی اور فرمایا: الحمد للہ! رب نے میرا یہ معمولی ہدیہ قبول فرمالیا ہے۔

تقریباً ایک ماہ بعد سزائے موت موخر کردی گئی۔ علامہ ابوالحسنات کو جب حقیقت معلوم ہوئی تو اپنے بیٹے کو خط لکھا "مجھے یہ جان کر بہت افسوس ہوا کہ تم رتبۂ شہادت حاصل نہ کر سکے، لیکن بہر حال یہ جان کر دل کو اطمینان ہوا کہ تم تحفظ ختم نبوت کی خاطر لڑ رہے ہو"

علامہ عبدالستار خان نیازی علیہ الرحمہ

1953ء کی تحریک ختم نبوت میں ایک اہم نام علامہ عبدالستار خان نیازی کا ہے جو قائدین کی گرفتاری کے بعد تحریک کے مرکز مسجد وزیر خان میں مسلمانوں کی قیادت کرتے رہے۔ آخر کار علامہ نیازی کو بھی گرفتار کر کے پھانسی کی سزا سنادی گئی جو بعد ازاں عمر قید میں تبدیل کردی گئی۔

علامہ نیازی فرماتے ہیں۔

جب تحریک ختم نبوت کے بعد میری رہائی ہوئی تو ایک موقع پر کسی صحافی نے میری عمر پوچھی۔ میں نے جواب میں کہا۔ میری عمر دو دن اور

دو راتیں ہیں۔ یہ سن کر صحافی مسکرا کر کہنے لگے: مولانا صاحب! کیوں مذاق کررہے ہو؟ آپ نے فرمایا: جو میں نے ختم نبوت کے تحفظ کی خاطر جو دو دن اور دو راتیں پھانسی کی کال کوٹھڑی میں گزاری ہیں، یہی میری قابل فخر زندگی ہے اور باقی شرمندگی۔

اس تحریک میں علامہ سید احمد سعید کاظمی، علامہ عبدالحامد بدایونی، محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد صاحب، علامہ محمد بخش مسلم، مفتی محمد حسین نعیمی، پیر محمد قاسم مشوری، مفتی محمد حسین قادری، مفتی صاحبداد خان، پیر صاحب گولڑہ شریف، پیر صاحب سیال شریف، پیر صاحب زکوری شریف، پیر صاحب بھر چونڈی شریف، پیر صاحب مانکی شریف اور دیگر کثیر علماء و مشائخ رحمہم اللہ نے حصہ لیا۔

تحریک ختم نبوت 1974ء میں علمائے اہلسنت کا کردار

29 مئی 1974ء کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء پر جو چناب ایکسپریس کے ذریعے سفر کررہے تھے، قادیانی غنڈوں نے حملہ کرکے بہیمانہ تشدد کیا۔ اس پر پورے ملک میں احتجاج شروع ہوگیا۔ عوام کا ایک ہی مطالبہ تھا کہ طلباء پر ظلم کرنے والوں کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے۔ اس وقت پیپلز پارٹی کی حکومت تھی۔ حکومت

کے کسی عہدیدار نے احتجاج پر توجہ نہیں دی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ احتجاجی جلسے اور جلوس بالاخر ایک تحریک کی شکل اختیار کر گئے۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے مسلمان مطالبہ کرنے لگے کہ قادیانیوں کی غیر قانونی اور غیر آئینی سرگرمیوں کو لگام دی جائے۔

ختم نبوت کی اس تحریک میں بھی تمام مکاتب فکر کے علماء و عوام شامل تھے۔ البتہ علماء و مشائخ اہلسنت اور ختم نبوت کے شیدائیوں کا جوش و جذبہ اپنی مثال آپ تھا۔ مجلس عمل کے جنرل سیکریٹری شارح بخاری علامہ سید محمود احمد رضوی علیہ الرحمہ تھے۔

علماء اہلسنت نے خصوصا علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری، علامہ شاہ احمد نورانی، علامہ سید محمد علی رضوی، علامہ سید شاہ تراب الحق قادری صاحب اور علامہ عبدالستار خان نیازی نے اس تحریک میں بھرپور کردار ادا کیا۔ حکومت کی جانب سے جب بہت زیادہ سختی کی گئی، بڑے پیمانے پر گرفتاریاں ہو رہی تھیں۔ اس وقت حضرت علامہ مولانا سید شاہ تراب الحق قادری علیہ الرحمہ مختلف مساجد اور جلسوں میں تقاریر کے ذریعے نوجوانوں میں جوش و ولولہ پیدا کرتے۔ کئی دفعہ پولیس نے آپ کو گرفتار کرنے کی کوشش کی مگر گرفتار نہ کر سکی۔ 28 فروری 1974ء کو علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی علیہ

الرحمہ نے اٹارنی جنرل یحیٰی بختیار سے ملاقات میں جنرل کو قادیانی اور اسرائیلی گٹھ جوڑ سے آگاہ کیا۔15 اپریل 1974ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا مطالبہ کیا گیا۔

30 جون 1974ء کو علامہ شاہ احمد نورانی علیہ الرحمہ نے قومی اسمبلی میں قرارداد پیش کی۔ 5 اگست 1974ء سے 14 اگست اور 14 سے 24 اگست تک مرزا ناصر احمد قادیانی پر ایوان کی اسپیشل کمیٹی کی کارروائی اسمبلی چیمبر میں ہوئی جس کے چیئرمین اسپیکر قومی اسمبلی صاحبزادہ فاروق علی خان تھے۔

قرارداد کی تائید میں 22 ارکان نے دستخط کئے۔ بعد میں ان کی تعداد 37 ہوگئی۔ افسوس ناک بات یہ ہے کہ دیوبندی مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے دو مولوی غلام غوث ہزاروی اور مولوی عبدالحکیم نے دستخط نہیں کیے۔

مرزائیوں کے لاہوری گروپ نے علامہ نورانی کو بہت بڑی رقم کی پیشکش کی اور کہا کہ قرارداد سے ہمارا نام نکال دیں۔ جسے علامہ شاہ احمد نورانی علیہ الرحمہ نے پائے حقارت سے ٹھکرا دیا۔

مرزا ناصر نے قومی اسمبلی میں اپنا موقف پیش کرتے ہوئے مولوی قاسم نانوتوی کی کتاب تحذیر الناس پیش کی۔ اس پر کئی لوگوں کے سر شرم

سے جھک گئے۔ مگر علامہ نورانی نے واشگاف الفاظ میں کہا: ہم ایسی عبارت کو نہیں مانتے اور نہ ہی اس کے قائلین کو مسلمان جانتے ہیں۔

اسی دوران علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری علیہ الرحمہ سے بعض اراکین نے کہا کہ یہ لوگ (قادیانی) ہماری طرح نمازیں پڑھتے ہیں۔ روزے بھی رکھتے ہیں۔ اس کے باوجود آپ انہیں غیر مسلم کیوں کہتے ہیں؟ ان اراکین کو سمجھانے کے لئے علامہ ازہری نے مرزا ناصر سے پوچھا یہ بتاؤ! جو شخص مرزا کو نہ مانے، وہ تمہارے نزدیک کون ہے؟ مرزا ناصر نے برجستہ کہا وہ ہمارے نزدیک کافر ہے۔

اس طرح علامہ ازہری علیہ الرحمہ نے حکمت و دانائی سے یہ سوال کر کے لوگوں کو سمجھا دیا کہ قادیانی اپنے علاوہ تمام مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔

جب قرارداد دستخط کے لئے بھٹو کے پاس پیش ہوئی تو اس وقت بھٹو نے کہا تھا "تم قادیانیوں کو کافر قرار دلوا رہے ہو، لگتا ہے تم مجھے پھانسی پر لٹکواؤ گے۔"

بالآخر 7 ستمبر 1974ء کے دن قومی اسمبلی میں متفقہ طور پر قادیانیوں' احمدی گروپ اور لاہوری گروپ کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔

7 ستمبر اللہ اور اس کے حبیب کی رضا کا دن ہے۔

7 ستمبر تحفظ ختم نبوت کا دن ہے۔

7 ستمبر صدیق اکبر کی للکار کا دن ہے۔

7 ستمبر پیر مہر علی اور امیر ملت کی آرزوؤں کا دن ہے۔

7 ستمبر شہدائے ختم نبوت کے ثمرات کا دن ہے۔

7 ستمبر قادیانیت کی شکست کا دن ہے۔

7 ستمبر قادیانی، اسرائیلی گٹھ جوڑ بے نقاب کرنے کا دن ہے۔

7 ستمبر علمائے اہلسنت کی جدوجہد کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کا دن ہے۔

7 ستمبر مرزا کے دعوئ نبوت کے تابوت میں آخری کیل ٹھوکنے کا دن ہے۔

فتح باب نبوت پہ بے حد درود
ختم دور رسالت پہ لاکھوں سلام

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی ہر فتنہ سے حفاظت فرمائے اور تحریک ختم نبوت کے تمام شہداء اور علمائے اہلسنت کی قربانیوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین ثم آمین

☆جھوٹے مدعیان نبوت اور ان کا انجام:

اسلامی عقائد میں سے ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی، جو شخص حضور ﷺ کے بعد کسی کو نبوت ماننا جائز سمجھے یا آپ ﷺ کے آخری نبی ہونے میں شک ہی کرے، وہ کافر ہو جاتا ہے۔ سچے دل سے قطعیت کے ساتھ حضور ﷺ کے آخری نبی ہونے کا عقیدہ رکھنا بھی مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہے۔

جن لوگوں نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا، ان کی خبر بھی نبی پاک ﷺ نے پہلے ہی عطا فرمائی تھی، چنانچہ حدیث پاک ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث شریف = حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: میری اُمت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، ان میں سے ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا حالانکہ میں آخری نبی ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (ابوداؤد، کتاب الفتن والملاحم، حدیث نمبر 4252)

☆نبوت کے جھوٹے دعویداروں کے نام:

1۔ اسود عنسی، 2۔ مسیلمہ کذاب، 3۔ سجاح بنت حارث تمیمہ، 4۔ لقیط بن مالک الازدی، 5۔ مختار بن عبید ثقفی، 6۔ حارث دمشقی، 7۔ مغیرہ بن

سعد عجلی، 8۔ بنان بن سمعان تمیمی، 9 ابو منصور عجلی، 10۔ صالح بن ظریف برغواطی، 11۔ بہا فریدی زوزانی نیشاپوری، 12۔ اسحاق اخرس مغربی، 13۔ مقنع خارجی، 14۔ استاد سیس خراسانی، 15۔ ابو عیسیٰ اسحاق اصفہانی، 16۔ عبداللہ بن میمون، 17۔ احمد کیال بلخی، 18۔ علی بن محمد خارجی، 19۔ حمدان بن اشعث، 20۔ علی بن فضل یمنی، 21۔ عبدالعزیز باسندی، 22۔ صنادیقی، 23۔ الباب ترکمانی، 24۔ اصغر بن ابوالحسین تغلبی، 25۔ عبداللہ رومی، 26۔ عبدالحق بن سبعین مرسی، 27۔ عبدالعزیز طرابلسی، 28۔ مرزا غلام قادیانی، 29۔ یوسف کذاب، 30۔ ریاض گوہر شاہی، 31۔ اسد کذاب

☆ 1۔ اسود عنسی: منکرین ختم نبوت کا پہلا فتنہ 10ھ میں یمن میں زمانہ رسالت میں شروع ہوا۔ اسود عنسی نے نبوت کا دعویٰ کیا۔

(تاریخ طبری جلد 2، حصہ 1، ص 233)

3 یا 4 ماہ اس فتنے کی مدت رہی۔ اسود عنسی کو حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ نے واصل جہنم کیا۔ نبی پاک ﷺ کو جب یہ خبر پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: فیروز کامیاب و کامران ہو گیا۔ (تاریخ طبری جلد 2، ص 50)

2۔ مسیلمہ کذاب: مسیلمہ کذاب نے 11ھ میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ اس

کا تعلق یمن سے تھا۔ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے پہلی جنگ دور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں مسیلمہ کذاب کے خلاف لڑی گئی جس کا نام جنگ یمامہ تھا۔ یہ جنگ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی سپہ سالاری میں لڑی گئی۔ صحابہ کی تعداد 13000 اور مسیلمہ کا لشکر 40000 پر مشتمل تھا۔

(تاریخ ابن خلدون، جلد 1، ص 196)

اس جنگ میں ایک ہزار صحابہ شہید ہوئے جبکہ مسیلمہ کے 21000 ملعون قتل ہوئے۔ مسیلمہ کذاب کو حضرت وحشی رضی اللہ عنہ نے واصل جہنم کیا۔ (البدایہ والنہایہ، جلد 3، ص 601)

3۔ سجاح بن حارث: یہ قبیلہ بنی تمیم کی ایک عورت تھی جس نے 11ھ میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ اس نے مسیلمہ کذاب سے شادی کرلی۔ مسیلمہ کذاب کے قتل کے بعد یہ بھاگ گئی بالآخر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں اس نے اسلام قبول کرلیا۔ (تاریخ ابن اثیر)

4۔ لقیط بن مالک الازدی: اس نے دور صدیقی میں عمان میں نبوت کا دعویٰ کیا اور عمان پر غلبہ پایا۔ سیدنا صدیق اکبر نے اس کے خلاف لشکر بھیجا اور مسلمانوں کو کامیابی ہوئی۔ (تاریخ ابن خلدون، جلد 2، ص 506)

5۔ مختار بن عبید ثقفی: واقعہ کربلا کے بعد اس نے قاتلان حسین کو چن

چن کر قتل کیا اور آخر میں اس نے نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ حضرت معصب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے اسے واصل جہنم کیا۔

(البدایہ والنہایہ، جلد 8، ص 273)

6۔ حارث کذاب دمشقی: اس نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا۔ حارث کو جیسے تیسے عبدالملک بن مروان کے پاس لایا گیا۔ عبدالملک بن مروان نے پوچھا کہ کیا تو نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ حارث نے کہا: ہاں! اسی وقت عبدالملک بن مروان کے حکم پر حارث کو نیزہ مار کر قتل کر دیا گیا۔

(البدایہ جلد 9، ص 34)

7۔ مغیرہ بن سعید عجلی: یہ فرقہ مغیرہ کا بانی تھا۔ حضرت امام باقر کے وصال کے بعد پہلے اس نے امامت اور پھر نبوت کا دعویٰ کیا۔ بالآخر خلیفہ خالد بن عبداللہ نے مغیرہ کو جلا کر راکھ کر دیا۔

(تاریخ طبری جلد 7، ص 124)

8۔ بنان بن سمعان: اس نے بھی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ اسے بھی مغیرہ کی طرح زندہ جلا کر راکھ کا ڈھیر بنا دیا گیا۔ (تاریخ اسلام)

9۔ ابو منصور عجلی: اس نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا۔ والیٔ عراق یوسف بن عمر ثقفی کو جب ابو منصور کے کفریات کا علم ہوا تو اس نے ابو منصور کو گرفتار کر کے کوفہ میں پھانسی پر لٹکایا۔ (تاریخ ابن الوردی)

غازی تنویر نے کذاب کو مار کر فخر کے ساتھ عظیم جرم کا اقرار کیا

Daily UMMAT

امت

http://www.ummatpublication.com

ummat@ummatpublication.com, news@ummatpublication.com

اسکاٹ لینڈ کی عدالت میں مسلم نوجوان کا ایمان افروز بیان

مغرب امن چاہتا ہے تو ہمارے نبی ﷺ - قرآن کا احترام کرنا ہوگا - تنویر احمد نے توہین رسالت کا مرتکب قادیانی مارنے کا اعتراف کرلیا

[illegible]

(باقی صفحہ 2 نمبر 3)

بقیہ نمبر 2 — ایمان افروز بیان

[illegible]

غازی تنویر اور اسد کذاب

دور حاضر کا نبوت کا جھوٹا دعویدار قادیانی مبلغ جسے غازی تنویر نے واصل جہنم کیا

غازی تنویر نے قادیانیوں کے جھوٹے پروپیگنڈے کا رد کردیا

Daily UMMAT
اُمت

یورپ میں عیسائیوں کو مسلمانوں سے لڑانے کی قادیانی سازش

میڈیا کی ملی بھگت سے پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے کہ عیسائیوں کو ایسٹر کی مبارکباد دینے پر گلاسگو میں قادیانی اسد شاہ کو پاکستانی نوجوان نے قتل کیا - رپورٹ

نبوت کے جھوٹے دعویدار کو جہنم رسید کرنے والے تنویر احمد نے ممتاز قادری کو خط لکھا تھا







قادیانیوں پر روزِ اول سے برطانیہ کی شفقت مزید ایک اور شفقت



برطانوی پولیس چیف قادیانیوں کا خصوصی محافظ بن گیا

ختم نبوت کے دعویدار ملعون اسد کے قتل پر قادیانی جماعت نے اسکاٹ لینڈ یارڈ کے سربراہ سے خصوصی سکیورٹی طلب کی تھی

سربراہ ہوگن نے جنوبی لندن میں "بیت الفتوح" کا دورہ کرتے ہوئے مسلمانوں کو وارننگ دے دی۔ مسلم تنظیموں کا اظہارِ مذمت



احمد نجیب زادے



☆اسد کذاب کون تھا؟

حال ہی میں اسد نامی ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا، جس کا قلع قمع غازی تنویر قادری نے کیا۔ اسد شاہ پیدائشی قادیانی تھا۔ وہ ربوہ (چناب نگر) میں پیدا ہوا۔ اس نے 1998ء میں گلاسکو/ اسکاٹ لینڈ منتقل ہونے کے بعد یہاں نہ صرف اپنا کاروبار جمایا بلکہ وہ خود کو جھوٹے نبی غلام احمد قادیانی کے بعد "نیا نبی" قرار دیتا تھا۔ اسد قادیانی مبلغ تھا۔ قادیانی فرقے میں اسد شاہ کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس کی آخری رسومات میں قادیانی فرقے برطانیہ کے نائب صدر مسرور شاہ نے بطور خاص شرکت کی تھی جبکہ قادیانی کمیونٹی نے مقتول کے ورثاء کے لئے تقریباً ایک لاکھ پونڈ سے زائد فنڈ جمع کیا ہے۔ اسد شاہ کے اس دعویٰ نبوت پر گلاسکو کے مقامی مسلمانوں کے ساتھ قادیانی فرقے کے لوگ بھی حیران تھے، لیکن قادیانی فرقے کی جانب سے اسد شاہ کے خلاف اس لئے کوئی کارروائی نہیں کی گئی کیونکہ قادیانیوں کو اچھی طرح علم تھا کہ کوئی عاشق رسول ضرور اسے قتل کر ڈالے گا۔ اس طرح قادیانی فرقے کو ایک جانب سے اپنی ہی جماعت کے اندر "نئے پیغمبر" سے نجات مل جائے گی تو دوسری طرف

انہیں مقامی مسلمانوں کو دہشت گرد اور انتہا پسند قرار دینے اور اپنے قادیانی فرقے کو مظلوم ثابت کرنے میں مدد ملے گی۔

جھوٹے قادیانی نبی اسد شاہ کا دعویٰ تھا کہ اس نے اپنے نبوت کے دعوے کو لندن میں موجود قادیانی فرقے کے سربراہ مرزا مسرور احمد کے روبرو پیش کیا تھا، لیکن انہوں نے اس کا جواب نہیں دیا۔ جب اسد شاہ سے استفسار کیا گیا کہ اگر قادیانی فرقے کے لوگوں کو تمہارے نبوت کے دعوے کے بارے میں علم ہو گیا تو تمہاری جانب سے قادیانی فرقے کو لکھی جانے والی وصیت منسوخ ہو جائے گی اور تمہارے گھر والوں کا ناطقہ بند کر دیا جائے گا۔ اس پر اسد شاہ نے کہا کہ اس نے مرزا مسرور کو اپنا نبوت کا دعویٰ لکھ کر بھیجا ہے، اس پر وہ جو چاہیں، ایکشن لیں لیکن دلچسپ امر یہ بھی ہے کہ اسد شاہ کی جانب سے نبوت کے دعوے کے بعد بھی قادیانی فرقے کے لوگوں نے اس سے سالانہ چندہ اور آمدن کے 10 فیصد حصہ کی وصولی جاری رکھی ہوئی تھی، جس کی تصدیق خود اسد شاہ نے بھی کی تھی۔

اسد کذاب نے نہ صرف نبوت کا دعویٰ کیا بلکہ عیسائی عقائد کو اپنے کفریہ نظریات کے ساتھ خلط کر کے ایک نیا ہی دین ایجاد کر لیا جس کی وجہ سے مقامی عیسائی بھی کافی تعداد میں اس کا ساتھ دینے لگے۔ اسد کذاب

نے اپنا دین ایک سوشل سائٹ سے پھیلانا شروع کردیا۔ اپنے سوشل میڈیا انٹرویوز میں اس نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ کسی بھی شخص کو خدا سے ملاسکتا ہے، اگر کوئی خدا سے ملاقات کرنا چاہے تو وہ مجھ سے ملے۔

مزید انٹرویو میں دعویٰ کیا کہ اس کو 1998ء اور 1999ء میں وحی ملی اور خدا سے براہ راست ملاقات ہوئی۔ یہ مہینہ رمضان کا تھا۔ اسد کذاب کا کہنا تھا کہ وہ اپنی دکان اور نبوت کا کاروبار کے ساتھ ساتھ چلاتا ہے، جو کسٹمر اس کی دکان میں سامان خریدنے آتا ہے تو وہ اس کو اپنی نبوت کی تبلیغ کرتا ہے۔

اسد کذاب کے اس فتنے سے مسلمان بہت تنگ تھے اور قولی طور پر اسے روکنے کی کوشش کرتے رہے، وہاں کی حکومت نے بھی اس کے خلاف کوئی ایکشن نہ لیا۔ مجبوراً یو کے (UK) میں موجود ایک عاشق رسول غازی تنویر قادری نے اسے واصل جہنم کیا۔

☆غازی تنویر قادری کون ہیں؟

برطانیہ کے شہر بریڈ فورڈ کے رہائشی 32 سالہ پاکستانی غازی تنویر احمد کا تعلق میرپور آزاد کشمیر سے ہے۔ ان کے رشتہ داروں کی بڑی تعداد برطانیہ میں مقیم ہے۔ تنویر احمد اپنی فیملی کے ساتھ برطانیہ میں مقیم ہیں۔ ان کے 13

برس کے اکلوتے بیٹے کا نام سبحان احمد ہے۔ وہ بریڈفورڈ میں ٹیکسی چلاتے تھے اور غازی ممتاز قادری شہید سے کافی متاثر ہیں۔ غازی تنویر قادری کافی عرصے سے اس لعین اسد کذاب کو کیفر کردار تک پہنچانے کا عزم رکھتے تھے۔ غازی تنویر قادری گزشتہ کافی عرصے سے ممتاز قادری شہید کے اہل خانہ سے رابطے میں تھے۔ غازی تنویر قادری صاحب کا بیان ہے کہ میں لندن میں ایک دن کمرے میں سویا ہوا تھا کہ مجھے ممتاز قادری کی خواب میں زیارت ہوئی، اس خواب کے بعد ممتاز قادری علیہ الرحمہ کی حیات ہی میں غازی تنویر نے اپنا یہ خواب اور اسد کذاب کو قتل کرنے کا ارادہ "واٹس اپ" کے ذریعہ جیل میں ممتاز قادری کو پہنچایا جو انہوں نے کسی تبصرے کے بغیر مسکراتے ہوئے قبول کیا تھا۔ اس کے بعد 24 مارچ کو موقع پا کر غازی تنویر قادری نے اسد کذاب کی دکان میں گھس کر 30 وار کئے، اسد کذاب اسپتال پہنچ کر دم توڑ گیا۔

☆غازی تنویر سے کام لیا گیا:

ممتاز قادری شہید علیہ الرحمہ کے بھائی ملک دلپذیر اعوان نے ایک اخباری انٹرویو میں کہا: "کافی عرصہ پہلے غازی تنویر احمد نے مجھ سے رابطہ کیا تھا۔ وہ اپنے عشق رسول کے بارے میں بتاتے اور ممتاز بھائی کی خیریت بھی

معلوم کرتے رہتے تھے۔ تقریباً ڈیڑھ دو ماہ پہلے انہوں نے مجھے ٹیلی فون پر بتایا کہ مجھے ایک رات نیند کے دوران اپنے کمرے میں نور اور پھولوں کی برسات محسوس ہوئی اور تھوڑی دیر کے بعد ممتاز قادری شہید علیہ الرحمہ میرے ساتھ آ کر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ میں آپ کو مبارکباد دینے آیا ہوں۔ آپ کا انتخاب گلشن تحفظ ناموس رسالت کے پھولوں میں ہوگیا ہے۔ صبح جب جاگا تو کافی حیران تھا۔ کچھ سمجھ نہ آئی، ایک رات کے وقفے کے بعد دوبارہ یہی خواب دیکھا، جس پر حیرت میں مزید اضافہ ہوا لیکن سمجھ میں کچھ نہ آیا۔ اس کے بعد تنویر احمد نے مجھے فون کیا اور اس خواب کی تعبیر ممتاز قادری شہید علیہ الرحمہ سے پوچھنے کی درخواست کی۔ میں نے کہا کہ آپ تحریر لکھ کر بھجوادیں۔ میں ان کو دے دوں گا، وہ جو جواب دیں گے، میں آپ کو بھجوادوں گا۔ میں نے تنویر احمد کا خط غازی کو دے دیا تھا لیکن انہوں نے کوئی تحریری جواب نہیں دیا۔ ملک دلپذیر اعوان کے مطابق اس کے کچھ دن بعد تنویر قادری عمرے پر گئے، وہاں ان کے مطابق انہیں حرم شریف اور ہر متبرک مقام پر ممتاز قادری شہید علیہ الرحمہ نظر آتے رہے۔ اس دوران ممتاز قادری صاحب شہید ہو چکے تھے۔

واپس برطانیہ پہنچ کر تنویر قادری نے فون کر کے اس بارے میں آگاہ

کیا اور وعدہ کیا کہ 27 مارچ کو وہ ممتاز قادری علیہ الرحمہ کے چہلم پر پاکستان ضرور آئیں گے، لیکن اس سے پہلے ہی انہوں نے 24 مارچ کو ملعون اسد کذاب کو ٹھکانے لگا دیا اور گرفتار ہو گئے۔ ملک دلپذیر اعوان نے بتایا کہ ان کے نہ آنے سے مجھے حیرت تو ہوئی لیکن اس خیال سے رابطہ نہیں کیا کہ انہیں کوئی مصروفیت آڑے آ گئی ہو گی، لیکن 5 اپریل کو انہوں نے مجھے جیل سے فون کیا اور اس بارے میں تفصیل سے آگاہ کیا۔ ملک دلپذیر اعوان کے مطابق غازی تنویر قادری سچے عاشق رسول ہیں اور اپنے اقدام پر انہیں فخر ہے۔(روزنامہ اُمت کراچی، 8 اپریل 2016ء)

☆اسد کے قتل پر باطل پر لرزہ طاری ہو گیا:

اسد کذاب کی ہلاکت پر قادیانیت و عیسائیت میں صف ماتم بچھ گیا۔ قادیانیوں نے اپنے اسد کذاب کے دعویٰ نبوت کو چھپاتے ہوئے اس کے قتل کی یہ وجہ بتائی کہ اسے عیسائیوں کے تہوار ایسٹر کی مبارکباد دینے کی پاداش میں ہلاک کیا گیا ہے۔ اسد کذاب کی ہلاکت پر جہاں قادیانی فرقے نے مسلمانوں کو دہشت گرد اور عیسائیوں کا دشمن ثابت کرنے کی کوشش کی، وہیں ملعون اسد کذاب کے لالچی قادیانی دوستوں نے مال بٹورنے کے لیے نئی فنڈنگ مہم کا آغاز کر دیا، جس میں ڈیلی میل آن لائن کی

رپورٹ کے مطابق کافی عرصہ پہلے تک 75 ہزار برطانوی پاؤنڈز جمع کئے جا چکے تھے جو پاکستانی کرنسی میں تقریباً ایک کروڑ پچیس لاکھ روپے بنتے ہیں۔ ڈیلی میل آن لائن کی رپورٹ کے مطابق اسد کذاب کی یاد میں موم بتیاں روشن کرنے کی تقریب میں اسکارٹ کی فرسٹ منسٹر "نکولا اسٹرجن" نے 500 افراد کے ساتھ شرکت کی اور اخبار نویسوں سے گفتگو میں اسد کذاب کے گھر کی سیکورٹی کو یقینی بنانے کی تصدیق کی۔

☆غازی تنویر قادری کی جرأت و بہادری:

دیگر غازیان ناموس رسالت کی طرح غازی تنویر قادری بھی کذاب کو ٹھکانے لگانے کے بعد نہ بھاگے، نہ چھپے اور نہ ہی اپنا بیان تبدیل کیا بلکہ اپنے انجام کی پرواہ کئے بغیر گلاسکو کورٹ میں سینہ ٹھونک کر اسد کذاب کے قتل کا اعتراف کیا کہ میں نے صرف اور صرف اسد کذاب کو اپنے نبی رحمت حضور خاتم النبیین ﷺ کی شان میں گستاخی اور جھوٹے دعویٰ نبوت کرنے پر قتل کیا ہے۔ غازی تنویر قادری نے ایسی اطلاعات کو رد کیا ہے کہ اس نے عیسائیوں کو ایسٹر کی مبارکباد دینے کی پاداش میں اسد کذاب کو ہلاک کیا ہے۔

غازی تنویر قادری نے مزید کہا کہ اگر یہ کام میں نہ کرتا تو یقیناً کوئی اور

عاشق رسول یہ کام کر جاتا۔ میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اس معاملے میں عیسائیت کا یا کسی دوسرے مذہب سے کوئی واسطہ، تعلق نہیں ہے۔ میں تو پیغمبر اسلام ﷺ کا پیروکار ہوں لیکن حضرت عیسٰی علیہ السلام کی عزت و تعظیم کرتا ہوں۔ چودہ سو سال پہلے اسلام مکمل ہو گیا تھا۔ نبی آخر الزماں ﷺ نے فرمایا تھا کہ قرآن کریم کے احکامات میں کوئی تبدیلی نہ ہو گی اور میں اللہ تعالیٰ کا آخری نبی ہوں، لیکن ملعون اسد کذاب نے اس کے برعکس تعلیمات کو پھیلایا اور اپنے آپ کو وہ مسلمان بھی کہتا تھا۔ تنویر قادری نے اپنے عدالتی بیان میں کہا ہے کہ "اسد کذاب نے نبوت کا دعویٰ کر کے میرے پیارے نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کی تھی۔ اس پر میں نے اس کو قتل کیا اور مجھے اس قتل پر کوئی شرمندگی نہیں"

ادنیٰ سے بھی ادنیٰ ہو مسلمان تو اس سے
برداشت نہ ہو پائے گی توہین رسالت
ناموس رسالت پر نہ ہو جو مرنے کی خواہش
بے کار ہے ہر ایک عبادت

☆فلاحی کاموں کی آڑ میں قادیانی فرقے کی تبلیغ:

وطن عزیز پاکستان شدید مشکلات میں گھرا ہوا ہے اور پاکستانی عوام شدید معاشی بحران کا شکار ہیں، تعلیم یافتہ نوجوان ڈگریاں لئے لئے گھوم رہے ہیں مگر نوکریاں نہیں ہیں۔ بے روزگاری اور مہنگائی دن بدن بڑھتی جارہی ہے، والدین کے پاس اولاد کی تعلیم کے لئے پیسے نہیں ہیں۔ والدین چھوٹے چھوٹے بچوں کو اسکولوں اور کالجوں سے نکلوا کر انہیں نوکریوں پر لگا رہے ہیں جس کے باعث بہت بڑا طبقہ تعلیم جیسی دولت سے محروم ہو رہا ہے۔ غریب اپنے بیمار بچے کو در بدر لئے لئے گھوم رہا ہے کیونکہ اس کے پاس علاج کے لئے رقم نہیں ہے اور یاد رہے یہ تمام کام اس وطن عزیز میں بیرونی سازش کے تحت ہو رہے ہیں۔ اس صورتحال کو دیکھ کر ملک کے مختلف شہروں، قصبوں، دیہاتوں اور خصوصاً پسماندہ شہروں اور دیہاتوں میں جہاں عیسائی مشنری ایک عرصے سے اپنی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہے، وہیں اب قادیانی مشنری بھی اپنی خفیہ اور اعلانیہ سرگرمیاں تیز سے تیز تر کر رہی ہے۔

قادیانی فرقے کے لوگ مسلمانوں کے روپ میں ہمدردی اور خیر خواہی

کا لبادہ اوڑھے غریب اور سادہ لوح مسلمانوں کو گھیر کر ان کی پریشانیاں پوچھتے ہیں، پھر ہمدردی کا ہاتھ سر پر رکھ کر بھرپور مالی مدد کرتے ہیں پھر جب یہ دیکھتے ہیں کہ بندہ ہمارے قریب آ رہا ہے، ہمیں اپنا سچا خیر خواہ سمجھنے لگ گیا ہے تو پھر آہستہ آہستہ قادیانی فرقے کی تبلیغ کی جاتی ہے، نہایت ہی شاطرانہ انداز میں سب سے پہلے اسے یہ باور کرایا جاتا ہے کہ قادیانی فرقہ ہی اصل اسلامی اصولوں پر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے جس مہدی موعود اور مسیح موعود کی خبر دی تھی، وہ مرزا غلام قادیانی ہے۔ آہستہ آہستہ وہ مسلمان ان کے مزید قریب آتا ہے اور بالاخر اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

قادیانی فرقے کی یہ سرگرمیاں پورے ملک میں جاری ہیں مگر اندرون سندھ، کنری اور تھر بہت زیادہ متاثر ہیں کیونکہ تھر سندھ کے لوگ بہت زیادہ مشکلات میں ہیں، وہاں راشن، پانی کے کنوؤں کی کھدائی، اسکولز اور کیش رقم کے ذریعہ قادیانیت کی بھرپور تبلیغ جاری ہے۔

قادیانی عام مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے اسلامی اصطلاحوں کے استعمال کو اپنا شعار بنا رکھا ہے جبکہ 26 اپریل 1984ء کو حکومت وقت نے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا جس کی رو سے قادیانیوں کو خود مسلمان کہنے، اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہنے اور دیگر اسلامی شعائر استعمال کرنے سے

روک دیا گیا۔

10 اگست 1992ء کو لاہور ہائی کورٹ کے جناب جسٹس میاں نذیر اختر نے تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298 ب کے تحت امیر المومنین، خلیفۃ المسلمین، صحابی یا اہلبیت جیسے مخصوص الفاظ قادیانی یا مرزا غلام قادیانی کے پیروکار استعمال نہیں کر سکتے اور یہ کہ ان الفاظ کے استعمال کی ممانعت قادیانیوں کے دوسرے القاب یا شعائر استعمال کرنے کا لائسنس نہیں دیتی جس سے وہ خود کو مسلمان ظاہر کریں کیونکہ انہیں پاکستانی آئین کے مطابق متفقہ طور پر غیر مسلم قرار دیا جا چکا ہے۔

☆ وطن عزیز میں کھلی چھوٹ:

ان تمام متفقہ قوانین کے باوجود ملک بھر میں کئی مقامات پر قائم قادیانی عبادت گاہوں میں با قاعدہ محراب و منبر اور گنبد و مینار تعمیر کر کے انہیں مساجد کی طرح بنا دیا گیا ہے اور کئی عبادت گاہوں کے اوپر مکمل کلمہ طیبہ بھی تحریر ہے، یہ صرف اور صرف اس لئے ہے کہ عام مسلمان اسے مسلمانوں کی مسجد سمجھ کر نماز کے لئے اس میں داخل ہو جائیں اور ان کے ایمان کو چھیننے کی کوشش کریں۔ افسوس کہ ان کو اس منافقت سے روکنے والا کوئی نہیں، ہماری حکومتیں بھی بیرونی طاقتوں کو خوش کرنے کے لئے انہیں کچھ نہیں کہتیں۔ تھانہ

میں بھی اگر قادیانیوں کی طرف سے مال پہنچ جائے تو وہ بھی ان کو سپورٹ کرتے ہیں، اگر کوئی مسلمان آواز اٹھاتا ہے تو الٹا اسے جیل کی سلاخوں کے پیچھے ڈال دیا جاتا ہے۔ یاد رہے کہ یہ اسلام دشمنی اچھی نہیں، ایک دن تمہیں مرنا ہے، اپنے رب کو کیا جواب دو گے؟

قادیانی مشنری اس نہج پر پہنچ چکی ہے کہ وہ احمدی یعنی قادیانی فرقہ قبول کرنے پر مکانات، لڑکیاں حتیٰ کہ یورپ اور کینیڈا کے ویزے کو لگوا دیتی ہے، بس صرف آپ اپنے پاسپورٹ پر اتنا لکھ دیں کہ میں قادیانی احمدی ہوں (معاذ اللہ) اور افسوس کہ ہمارے مسلمان بھائی دو ٹکے کی دنیا کے لئے، حقیر گرین کارڈ حاصل کرنے کے لئے، دنیا کی فانی آسائشیں حاصل کرنے کے لئے اپنے آپ کو قادیانی لکھ دیتے ہیں۔ یاد رہے کہ اس بات پر مفتیان کرام کا یہ حکم ہے کہ اگر کوئی اپنے آپ کو قادیانی لکھے گا، اسی وقت وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

ہائے افسوس! آج ہمارے مسلمان اپنے ایمان جیسی انمول، قیمتی اور لازوال دولت کو چند ٹکوں کے لئے بیچ دیتے ہیں۔ اے میرے بھائیو! یاد رکھو، ہمیں نہیں معلوم کہ ہماری زندگی کتنی ہے؟ ہماری اب کتنی سانسیں باقی ہیں، ہمیں خبر نہیں۔ اگر کفر پر موت آ گئی تو ہمیشہ ہمیشہ جہنم ٹھکانہ ہوگا۔ خدارا!

اپنے ایمان کے تحفظ کی فکر کریں، چند ٹکوں کے عوض ایمان کا سودا نہ کریں، مشکلات سے نہ گھبرائیں، یہ دنیا تو ویسے ہی مومن کے لئے قید خانہ ہے، کافروں کے لئے جنت ہے۔ تھوڑی سی تکلیف اٹھا لیجئے مگر ایمان کا سودا مت کیجئے۔

اے میرے مسلمان بھائیو! ہم غفلت کی نیند سو رہے ہیں مگر قادیانی فتنہ دیمک کی طرح اسلام کی جڑوں کو کھوکھلا کر رہا ہے۔ یہ لوگ اسلام کے ساتھ ساتھ پاکستان کے بھی سخت دشمن ہے، بڑے بڑے عہدوں پر ہیں' یہاں ان اداروں کے نام لینا مناسب نہیں سمجھتا، آپ خود سمجھ جائیں کہ بڑے بڑے ملکی اداروں کی بڑی بڑی سیٹوں پر قادیانی بیٹھے ہیں یا ان کے پکے ایجنٹ بیٹھے ہیں جن کا اولین مقصد پاکستان کے آئین سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے والی شق نکالنا، 295C جو کہ گستاخ رسول کی سزائے موت کا قانون ہے، اس میں ترمیم کرنا اور ملک میں انتشار پھیلا کر اس کی ترقی، کامیابی اور مضبوط بنانے کی راہ میں رکاوٹیں ڈالنا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اسرائیل اور دیگر اسلام اور پاکستان دشمن طاقتوں سے بڑا مضبوط اندرونی رشتہ جوڑے ہوئے ہیں۔ قادیانیوں کی اسرائیلی گٹھ جوڑ کسی سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم سب مل کر ان کی

سازشوں کو بے نقاب کریں اور ہر ہر مسلمان کو اس فتنے سے بچائیں۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہم سب کو مل کر اسلام کی سچی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ ہماری غیب سے مدد فرمائے اور مسلمانوں کی جان و مال، عزت و آبرو بالخصوص عقیدہ و ایمان کی حفاظت فرمائے۔ آمین ثم آمین

اختتام: 21 ذوالقعدہ 1440ھ بمطابق 25 جولائی 2019ء بروز جمعرات